58-0419

My Life Story

میری سوانحِ حیات

فرمودہ از

ریورنڈ ولیم میریئن برینھم

Preach on 19 April 1958

مترجم: پاسٹر فاروق انجم

Publisher: Pastor Javed George
Ent time Message Believers Pakistan

میری سوا نح حیا ت

My Life Story

1 ہم اپنے سروں کو ایک لمحہ کے لئے دعا میں جھکائیں ۔

رحیم آسمانی باپ ہمارے خدا اور منجی ،یہ درحقیقت ایک اعزاز ہے کہ ہم تیرے پاس آسکے ہیں ۔جب ہم نے اِس پر جوش گیت "تو کتنا ہے عظیم "سنا ہے تو ہم جوش سے بھر گئے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تو بہت عظیم ہے۔اور ہم دعا کرتے ہیں کہ تیری عظمت آج سہ پہر جب ہم بولیں تو نئے طور سے ہم میں ظاہر ہو۔بہت برسوں کے بعد یہ میری قسمت میں آیا ہے کہ اپنی زندگی کے ماضی میں جھانک سکوں ،اور خدا وند میری دعا ہے کہ تو اِس گھڑی مجھے قوت اور جس چیز کی بھی ضرورت ہو مجھے دے ۔میری زندگی کی بہت سی کو تاہیاں دوسروں کے لئے سیڑھی کے پائدان ثابت ہوں اور وہ تیرے قریب آسکیں ۔خداوند ،یہ بخش دے ۔بخش دے کہ گنہگار وقت کی ریت پر قدموں کے نشان دیکھ سکیں اور وہ تیری طرف رجوع لائیں ۔ہم یہ سب کچھ خداوند یسوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین ۔

تشریف رکھئے ۔

2 [بھائی گلور کہتے ہیں "کیا آپ ابتدا کرنے سے پہلے ان رومالوں پردعا کرسکتے ہیں ۔۔۔۔ایڈیٹر]۔مجھے خو شی ہو گی۔ ["وہ اور یہ رومال عام دعا کے لئے پڑے ہیں "]ٹھیک ہے جناب ،شکریہ ۔اِس بزرگ بھائی گلور کو میں چند سالوں سے جانتاہوں ،گزشتہ رات مجھے ان کے ساتھ قیام کرنیکا اعزاز حا صل ہوا ۔اُنہوں نے مجھے بتایاہے کہ وہ کچھ عرصہ آرام کرتے رہے ہیں ۔اور اب پچھتر برس کی عمر میں وہ دوبارہ خدا وند کی خدمت میں آرہے ہیں ۔یہ بات سُننے کے بعد میری تھکا وٹ پہلے کی نسبت آدھی رہ گئی ہے ۔میں سمجھتاتھا کہ میں تھک گیا ہوں لیکن اب مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ۔یہاں اُنہوں نے لفا فوں میں رومال بند کرکے دعا کے لئے میرے آگے رکھے ہیں ۔

3 جو لوگ ریڈیو کے ذریعے سن رہے ہیں یا یہاں موجود ہیں ،اگر دعا والا رومال حاصل کرناچاہتے ہوں تو اینجلس ٹیمپل والے ہر وقت لوگو ں کو بھیجتے رہتے ہیں ۔آپ اینجلس ٹیمپل والوں کو لکھ سکتے ہیں اوروہ اس پر دعا کریں گے ،کیونکہ میں آپ کو یقین دلاتاہوں کہ یہ کلام کی بات ہے۔یہ خدا کا وعدہ ہے۔

اور اگر آپ پسند کرتے ہوں کہ میں آپ پر دعا کروں تو مجھے ایسا کر کے خو شی حاصل ہو گی ۔آپ مجھے پوسٹ آفس بکس نمبر 325،جیفر سن ویل انڈیانا کے پتے پر خط لکھ دیں اور اگر آپ پوسٹ بکس آفس یاد نہ رکھ سکیں تو صرف جیفر سن ویل لکھ دیں ۔یہ چھوٹا سا شہرہے جس کی آبادی پینتیس ہزارہے۔مجھے سب لوگ وہاں جانتے ہیں ۔اورکسی رومال پر دعا کرکے آپ کو بھیج کر ہمیں خو شی ہو گی۔

4 اس میدا ن میں ہمیں بہت کا میابی بھی حا صل ہوئی ہے ۔آپ کو اِس کے ساتھ ایک فا رم نما خط بھی ملے گا کہ پور ی دُنیا میں لوگ ہرصبح نو بجے ،اور بارہ بجے اور تین بجے دعا کرتے ہیں ۔اور پوری دنیا کاحساب کرکے آپ تصور کرسکتے ہیں کہ اُن لوگوں کو رات کے کون سے پہر کے لئے اُٹھنا پڑتا ہو گا ۔پس جب لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان ایک ہی وقت میں اِس خدمت ،آپ کی بیماری کے لئے خدا سے دعاکر رہے ہوتے ہیں تو خدا انہیں رد نہیں کرسکتا۔پس اب،جیسا کہ میں کہا کرتا ہوں ،ہمارے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے،ہم ایک سکے کے برابر دولت کا بھی انتظار نہیں کررہے ۔اگر ہم آپکی مددکرسکتے ہیں

تو ہم یہاں پر یہی کچھ ہیں ۔

کو ئی اور شخص رومالوں کا ایک اور ڈھیر لارہاہے.

5 ۔اگر آپ کے پاس رومال نہ ہو جو آپ بھیجنا چاہتے تھے تو ہمیں ضرور لکھئے ۔اگر آپ کو اِس وقت اس کی ضرورت نہ ہوتو اسے اعمال کی کتاب 19باب میں بائبل کے اندر رکھ دیں ۔یہ آپکو ایک چھوٹے سے سفید ربن کی شکل میں بھیجا جائے گا اور سا تھ ہدایات ہوں گی کہ آپ کو پہلے کیونکر اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہئے ۔اور گناہوں کا اقرار کیسے ہو گا ۔۔۔۔آپ کوخدا سے کبھی کچھ حا صل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے جب تک آپ خدا کے سا تھ درست نہ ہوں ۔سمجھے ؟اور پھر اس میں ہدا یات لکھی ہوتی ہے کہ آپ اپنے پاسبان اور ہمسا یوں کو بلائیں ۔اگر آپ کے دل میں کسی کے خلاف کوئی بات ہے تو پہلے جا کر اُسے درست کریں ،پھر واپس آئیں ۔پھر دعا کریں ،اپنے گھر میں ایک دعائیہ عبادت کریں ،اس رومال کو اپنے اندرونی لباس کے ساتھ منسلک کریں اور پھر خدا پر ایمان لائیں ۔اور عین اُنہی تین گھنٹوں کے دوران،روانہ پوری دنیا میں لو گ کررہے ہوں گے ،یہ دعا کی ایک عالمگیر زنجیر ہے ۔

6 اور اب یہ آپکے ہیں، بالکل مفت ،بھیج دیے جاتے ہیں ۔اور اس کے بعد آپ سے کچھ تقا ضا کرنے یا اپنا آئندہ پرو گرام بتانے کیلئے آپ کو دوبارہ نہیں لکھیں گے ۔ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ آپ کسی پروگرام کی مدد کریں، لیکن ہمارے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے جس کی آپ مددکریں سمجھے ؟یہ آپ کا پتہ حا صل کرنے کیلئے نہیں ہے،یہ محض ایک قیام

کی جگہ اور خدا وند کی خدمت ہے جسے ہم جاری رکھنے کی کوشش میں ہیں ۔

آئیے اب اپنے سروں کو جھکائیں اور اگر آپ کسی جگہ ریڈیو کے ذریعے سن رہے ہیں اور آپ کے رومال پڑے ہیں تو جب ہم دعا کرتے ہیں آپ خو داپنا ہاتھ رومال پر رکھیں ۔

7 مہربان خدا وند ،ہم اِن چھوٹے پا رسلوں کو تیرے پاس لاتے ہیں ،شاید اِن میں کسی بچے کی چھوٹی سی واسکٹ ہو،یا چھو ٹی سی قمیض ہو ،یاکسی کی اور کوئی قیمتی چیز ہو،یا شاید کوئی رومال ہوجوکسی بیمار یا مصیبت زدہ کے پاس جا رہا ہو،خداوند ،یہ جو ہم کررہے ہیں یہ تیرے کلام کے مطا بق ہے ۔کیونکہ ہم اعمال کی کتاب میں پڑھتے ہیں کہ لوگ تیرے بندہ پو لُس کے بدن سے رومال اور پٹکے چھُواکر لے جاتے تھے ،کیونکہ اُن کاایمان تھا کہ تیرا روح اُس آدمی پر تھا۔اور جن پر وہ ڈالے جاتے تھے اُن سے میں بدروحیں نکل جاتی اور کمزوریاں اور بیماریاں اُنہیں چھوڑ جاتی تھیں ،ا س لئے کہ وہ ایمان لاتے تھے۔خدا وند ،ہم جانتے ہیں کہ ہم مقدس پو لُس رسول نہیں ہیں لیکن تو آج بھی وہی یسوع ہے ۔ ہماری دعا ہے کہ تو اِن لوگوں کے ایمان کو عزت بخش۔

8 ایک مرتبہ کہاگیا تھا کہ جب بنی اسرائیل خد اکی فر مانبرداری کررہے تھے تو ایک بار وہ پھنس گئے ،اُن کے آگے سمندر تھا،ایک طرف پہاڑ تھے اور فرعون کی فوج اُنکی طرف بڑھ رہی تھی اور کسی نے کہا ہے کہ "خد ا نے آگ کے ستون میں سے غضب نا ک آنکھوں سے نگا ہ کی ،اور سمندر نے خو فزدہ ہوکر خود کو سمیٹ لیا،اور اسرا ئیل کے لئے راستہ بنا دیا کہ موعو دہ سر زمین کے پار چلے جائیں "۔

اے خدا وند ،جب یہ پارسل تیرے زندہ کلام کی یاد گاری میں بیمار جسموں پر ڈالے جائیں توایک بار پھر نیچے نگاہ ڈال ۔بخش دے کہ یہ بیماری خو فزدہ ہو جائے ،اپنے بیٹے یسوع کے خون میں سے دیکھ،جس نے ہمارے کفا رے کیلئے اپنی جان دی ۔بخش دے کہ دشمن دہشت کھاکر بھاگ جائے تاکہ یہ لوگ دعدہ میں داخل ہوسکیں،کیونکہ سب باتوں سے بڑھ کر تیری یہ مرضی ہے کہ ہم صحت میں ترقی کریں ۔باپ ،یہ بخش دے کیونکہ ہم دل میں تمنا رکھتے ہوئے انہیں بھیجتے ہیں ۔اور یہ ہمارا ہدف ہے ۔ہم اسے یسوع مسیح کے نام میں بھیجتے ہیں ۔ آمین۔شکریہ بھائی گلور ۔شکریہ جناب ۔

9 اب آج رات اس بیداری مہم کا اختتامی حصہ ہے ،اور میں نہیں جانتا کہ آج اِسے ریڈیو پر نشر کیا جائیگایا نہیں ،لیکن میں ریڈیو پر سننے والوں سے یہ کہنا چاہوں گاکہ بہت سا لوں کے بعد یہ اجتماع بہت بہترین رہا ہے۔یہ ایک ٹھوس ،جامع ،پیار بھرا ،اور اتفاق رائے پر مشتمل اجتماع رہاہے جس میں بہت عرصہ بعد میں نے شمولیت کی ہے۔

10 لیکن ۔۔۔[ایک بھائی کہتاہے "ہم سواچا رگھنٹے سے ریڈیو نشریات پر ہیں بھائی صاحب ۔لو گ جنوبی کیلیفورنیا،جزائر،اور بحری جہازوں پر ہر جگہ آپ کو سن رہے ہیں ۔ہمیں اُن کے پیغامات موصول ہوئے ہیں ۔یو ں اس وقت آپ کے سامعین کی تعداد لاکھوں میں ہے"۔۔۔ایڈیٹر] شکریہ جناب ۔یہ بہت اچھا ہے۔مجھے یہ سن کر خو شی ہوئی ہے ۔خدا آپ سب کو برکت دے ۔

یقیناًمیرے دل میں اینجلس ٹیمپل کے لئے ہمیشہ ایک گرم خا نہ موجود رہا ہے،کیونکہ یہ یسوع مسیح کی پوری انجیل کے لئے کھڑا ہے ۔اوراب یہ مجھے اور بھی زیادہ شخصی بات معلوم دینے لگی ہے ۔اجتماع کے بعد ہر ایک کو اور اُن کی بہترین روح کو دیکھ کرمجھے ایسے لگتا ہے کہ جتنا میں سمجھتاتھا اُس سے کہیں بڑھ کر میں آپ میں سے ایک ہوں ۔میری دعا ہے کہ خدا آپ کو برکت دے ۔اور ۔۔۔[سا معین تالیاں بجاتے ہیں۔۔۔ایڈیٹر]۔مہربانی ،شکریہ ۔

11 مجھے کہا گیا تھا کہ آج میں کچھ دیر آپ کو اپنی زندگی کی کہانی سناؤں گا ۔یہ میرے لئے مشکل کام ہے۔بہت سالوں کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ میں اس پر طبع آزمائی کروں گا ۔تفصیل میں جانے کے لئے میرے پا س وقت نہیں ہوگا لیکن اس کا کچھ حصہ بیان کروں گا ۔اور یہاں پریہ ہے کہ میں نے بہت سی کو تا ہیاں کی ہیں ،بہت سے ایسے کام جو غلط تھے ۔اور میری التجا ہے کہ جو لوگ ریڈیو پر سُن رہے ہیں یا یہاں موجود ہیں ،میری یہ کوتاہیاں آپ کیلئے ٹھو کر کھلانے کے پتھر نہیں بلکہ پا ؤ ں دھرنے کے پتھر ہوں اور آپ کو خدا وند یسو ع کے قریب لائیں ۔

12 آج رات شفائیہ عبادت کے لئے دعا ئیہ کارڈ تقسیم کئے جائیں گے ۔اب ،جس وقت ہم شفا ئیہ عبادت کے الفا ظ کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم کسی کوشفا دینے جارہے ہوتے ہیں ،ہم کسی کے لئے دعا کرنے جارہے ہیں۔شفا خدا دیتاہے۔وہ مجھ پر نہایت مہر بان ہے کہ میری دعا کا جواب دیتاہے۔

کچھ عرصہ قبل میں نے ایک مشہور مبشر کے منتظم سے دریافت کیا کہ "یہ مبشر بیماروں کے لئے دعا کیوں نہیں کرتا ۔اور مبشر کے منتظم نے میرے پروگرام کے منتظم کو جواب دیاکہ "یہ مبشر ا لہٰی شفا پر ایمان رکھتا ہے ۔لیکن اگر وہ بیماروں پر دعا کرنا شروع کردے گا تو اُس کی عبادا ت میں خلل پڑ جائے گا کیونکہ اُسے بہت سی کلیسیاؤں نے مل کر دعوت دے رکھی ہے اور اُن میں سے کئی کلیسیائیں الہٰی شفا پر ایمان نہیں رکھتیں "۔

پس اُس مبشر کے لئے میرے دل میں بہت عزت اور احترام ہے اس لئے کہ وہ اپنا فرض درست نبھا رہاہے ۔میں اُس کی جگہ کبھی نہیں لے سکتا،اور مجھے شبہ ہے کہ وہ بھی میری جگہ کبھی نہیں لے سکتا۔خدا کی بادشاہی میں ہم سب کا ایک مقام ہے۔ہم سب آپس میں ملے ہوئے ہیں ،نعمتیں طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے،میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ظہور مختلف ہیں مگر روح ایک ہی ہے۔

13 اور اب ،آج رات کی عبادت کا آغاز ۔۔۔۔غالباًوہ کہہ رہے تھے کہ حمد وثنا سا ڑھے چھے بجے شروع ہوگی ۔اور اب اگر آپ ریڈیو کی حدود میں ہیں تو اسے سننے کے لئے آجائیے ۔یہ بہت خو بصو رت ہوگی جیسے ہمیشہ ہوتی ہے۔

اب میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جونہی یہ عبادت ختم ہوگی اس کے بعد دعا ئیہ کارڈ تقسیم کئے جائیں گے ،اگر آپ یہاں ہوں اور دعا ئیہ کا رڈ لینا چاہتے ہوں ۔۔۔۔مجھے چند لمحے پہلے اس کی تجو یز دی گئی تھی ،میرا بیٹا بِلی یا مسٹر مرسیئریا مسٹر گو ڈ دعا ئیہ کا رڈ تقسیم کریں گے۔اپنی نشست پر بیٹھے رہئے گا ۔جب عباد ت ختم ہو تو آپ اپنی نشست پر ہی بیٹھے رہیں تا کہ لڑکے قطاروں میں سے گزر کر جتنی تیزی سے ممکن ہو دعا ئیہ کا رڈ دے سکیں ۔خواہ آپ بالکونیوں میں ،یا فرش پر یا نچلے فرش پر جہاں کہیں بھی بیٹھے ہوں وہیں اور نوجوان سمجھ جائیں گے کہ آپ دعائیہ کا رڈلینے کے لئے بیٹھے ہیں ۔ پھر آج رات ہم بیماروں کے لئے دعا کریں گے ۔اور اگر خد اوند نے میری سوچ کو تبدیل نہ کیا تو میں آج رات "اگر تو ہمیں باپ دکھا دے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے" کے عنوان پر بو لنا چا ہتا ہوں ۔

14 اپنی زندگی کی کہانی شروع کرنے سے پہلے آج سہ پہر کی اس عبادت میں عبرانیوں کے نام کے خط میں سے ایک متین پڑھنا چا ہوں گا جو 13باب کے اندرہے ۔میرا خیال ہے کہ 12 آیت سے شروع کریں گے ۔

"اس لئے یسو ع نے بھی امت کو خو د اپنے خو ن سے پا ک کرنے کے لئے دروازہ کے باہر دکھ اُٹھایا۔پس

آؤ اُس کی ذلت کو اپنے اوپر لئے ہوئے خیمہ گا ہ سے باہر اُس کے پاس چلیں ۔

کیونکہ یہاں ہمارا کو ئی قائم رہنے والا شہر نہیں بلکہ ہم آنے والے شہر کی تلاش میں ہیں ۔"

اب یہ ایک طرح کا متن ہے۔کیونکہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک سوانح حیات ہے جس کا تعلق ایک آدمی سے ہے،ہم اِسے جلال نہیں دیتے،خاص طور پر ایک ایسے آدمی کے ماضی کو جو میرے ماضی کی مانند تاریک ہو ۔لیکن میں یہ سمجھتاہوں کہ اگر ہم کلام کا حصہ پڑھیں گے تو خدا اُس پر برکت دے گا۔اور میرا خیال ہے کہ یہاں ہمار ا کوئی قائم رہنے والا شہر نہیں ہے بلکہ ہم آنے والے شہر کی تلاش میں ہیں۔

15 اب میں جانتاہوں کہ آپ سب لاس اینجلس کے بہت دلدادہ ہیں ۔آپ کو ایسا کرنے کا حق ہے۔یہ ایک عظیم او رخو بصورت شہر ہے ۔آلودگی کے باوجود یہ ایک خو بصورت شہر ہے اور اس کا موسم بہترین ہے۔لیکن یہ شہر قائم نہیں رہ سکتا،اس کا خا تمہ ضرور ہوگا۔

میں روم میں اُس جگہ گیا ہوں جہاں بڑے بڑے شہنشاہ اور وہ شہر ہیں جن کی تعمیر کو وہ غیرفانی خیال کرتے ہیں ،اور اُن کھنڈرات کو تلاش کرنے کے لئے بھی بیس بیس فٹ کھدا ئی کرنا پڑتی ہے۔

میں اُس جگہ بھی گیا ہوں جہاں فرعو نوں کی عظیم سلطنتیں تھیں ،اوراب اُن کی حکومتوں کے مقام تلاش کرنے کیلئے بھی زمین کھودنا پڑتی ہے ۔

ہم سب ہی اپنے شہر اور جگہ کے متعلق سو چنا پسند کرتے ہیں ۔لیکن یاد رکھئے ،یہ قائم نہیں رہ سکتا۔

16 جب میں چھوٹا لڑکا تھاتو ایک بڑ ے میپل کے درخت کے پاس جایاکرتا تھا ہمارے علاقے میں سخت لکڑی کے درختوں کی بہتات ہے۔اور پھر ہمارے پاس یہ چینی پیدا کرنے والا میپل کا درخت تھا،جسے ہم "سخت میپل "اور "نرم میپل "کہتے ہیں ۔یہ قد آور اور بہت خو بصور ت درخت تھا۔جب میں کھیتوں سے گھا س کاٹنے یا فصل کا ٹنے کے کام سے فا رغ ہوکر آتا تھا تو میں یہ پسند کرتاتھا کہ اس بڑے درخت کے نیچے جا کر بیٹھوں اور اُوپر دیکھوں اور میں اُس کے جسیم تنے اور ہوا میں لہراتی بڑی بڑی شا خو ں کو دیکھا کرتا تھا۔میں کہتا تھا"مجھے یقین ہے کہ یہی درخت کئی سا لوں تک یہاں موجو د رہے گا "۔زیاد ہ عرصہ نہیں ہوا کہ میں نے ا س پرانے درخت کا ایک نظارہ دیکھا ،وہ محض ایک ٹہنی سی رہ گیا ہے ۔

"کیونکہ یہاں ہمار ا کوئی قا ئم رہنے والا شہر نہیں ہے"۔اس زمین پر نظر آنے والی کو ئی بھی چیز قا ئم نہیں رہ سکتی ۔اسکا خا تمہ یقینی ہے ۔ہر فا نی چیز غیر فا نی کے آگے ہار جائیگی ۔پس ہم اپنی شا ہرا ہیں خو اہ جتنی بھی اچھی بنا لیں ،عمارتیں جتنی بھی اعلیٰ بنا لیں ،یہ سب ختم ہو جائینگی گی ،کیونکہ یہاں کوئی چیز ہمیشہ قا ئم رہنے والی نہیں ہے ۔صرف اندیکھی چیزوں کو ہی قیام حا صل ہے۔

17 مجھے وہ گھر یاد ہے جس میں ہم رہتے تھے ۔یہ ایک پرانا سا گا رے سے لپا ہوا لکڑی کا گھر تھا۔شاید آپ میں سے بہتوں نے گا رے سے لپا ہو اگھر نہیں دیکھا ہوگا ۔لیکن یہ سا را گا رے سے لپا ہوا تھا،اور بڑے بڑے شہتیر جو اس گھر میں تھے اُن کے باعث میں سمجھتاتھا کہ یہ گھر سینکڑوں سال قا ئم رہے گا۔لیکن آپ جانتے ہیں کہ جہاں پر یہ گھر تھا وہاں ایک رہائشی منصو بہ بن چکا ہے۔یہ بے حد مختلف ہے۔ہر چیز تبدیل ہو رہی ہے۔لیکن ۔۔۔۔

18 میں اپنے والد کو دیکھا کرتا تھا ،وہ ایک پست قد ،گٹھے ہوئے جسم کے مضبوط آدمی تھے،جتنے پست قد آدمیوں کو میں جانتا تھا اُن میں مضبو ط ترین وہ تھے۔کو ئی ایک سا ل ہوا کہ میں مسٹر کوٹس سے ملا جن کے ساتھ والد لکڑی کا ٹنے کا کام کرتے تھے ۔مسٹر کو ٹس میرے بڑے اچھے دوست اور فرسٹ بپٹسٹ چرچ کے ڈیکن ہیں ۔اُنہوں نے مجھ سے کہا "بلِی ،آپ درحقیقت ایک طا قتور آدمی ہوں گے"۔

میں نے کہا "نہیں مسٹر کو ٹس ،میں ایسا نہیں ہوں "۔

اُنہوں نے کہا"اگر آپ اپنے باپ پر جاتے تو ایسے ہی ہوتے ۔میں نے اُ س ایک سو چا لیس پو نڈ وزن کے مالک شخص کو دیکھا ہے،کہ وہ نو سو پو نڈ وزنی لکڑی کو اکیلا ہی ریڑھے پر چڑھا لیتا تھا "۔ وہ اس کام کا طریقہ جانتے تھے۔وہ مضبوط آدمی تھے ۔جب والدہ انہیں بلاتی تھیں تو وہ رات کے کھانے کے لئے منہ ہاتھ دھونے اور تیار ہونے کی جگہ آجاتے تھے .

19 ہمارے گھر کے سامنے کے صحن میں ایک پرا نا سیب کا درخت تھا ،اور پچھلی طرف تین یا چار چھوٹے درخت تھے۔اور ٹھیک درمیان والے درخت پر ایک بڑے ٹو ٹے ہوئے آئینے کا ایک ٹکڑا لگا ہوا تھا جسے کیل ٹھو نک کر اور دوہرے کرکے درخت کے ساتھ ٹکا یا گیاتھا۔یہ اُسی طرح تھا جیسے بڑھئی لوگ کو ٹ ہینگر بناتے ہیں ۔اُنہیں اس طرح موڑ دیا گیا تھا کہ شیشے کو پھنسا ئے رکھیں ۔وہاں ایک پرانی ٹین کی کنگھی تھی ۔ آپ میں سے کتنوں نے پرانی طر زکی ٹین کی کنگھی دیکھی ہے؟میں اسے اب بھی دیکھ سکتاہوں ۔

وہاں منُہ دھونے کے لئے ایک چھو ٹا سا بنچ تھا،یہ بس ایک تختی تھی جس کے نیچے ایک ڈھلوان ٹا نگ تھی اوریہ درخت کے ساتھ ٹکا ہوا تھا۔ایک پرا نا نلکا تھاجسے چلا کر ہم پانی نکا لتے اور درخت کے نیچے بیٹھ کر منُہ ہاتھ دھوتے تھے ۔اور ہماری والدہ آٹے کے تھیلوں سے ہمارے تو لیے بنا تی تھیں۔ کیاکبھی کسی نے تھیلے کا تو لیہ استعمال کیا ہے؟مجھے یقین ہے کہ اب میں خو د کو گھر میں محسوس کرتا ہوں ۔وہ بڑے کھر درے تو لیے ہوتے تھے،اور جب وہ ہم چھو ٹے بچوں کو نہلاتی تھیں تو لگتا تھا کہ ہر رگڑے کے ساتھ ہماری کھا ل ہی اُتا رتی جاتی تھیں ۔مجھے آٹے کا وہ تھیلا یا د ہے۔وہ اُن میں سجاوٹ کا پہلو پیدا کرنے کے لئے کچھ دھا گے نکال دیتیں اور جھا لر سی بن جاتی ۔

20 کتنے لوگ ہیں جو گھا س کے گدے پر سو ئے ہیں ؟ میں یہ کہوں گا !کتنے لوگ جا نتے ہیں کہ کبھی بھو سے کا تکیہ بھی ہوتا تھا۔۔۔بھائی گلور،اب میں یقینی طور پر ایک گھر میں رہتا ہوں ۔زیا دہ عرصہ نہیں ہوا جب سے میں نے گھا س کے گدے کا استعمال چھو ڑا ہے۔اس پر بڑی اچھی ٹھنڈی نیند آتی ہے۔پھر موسم سرما میں ہم پر وں کا بستر بچھا کر اُس پر سوتے تھے،اور چھت کے اوپر ہمیں ترپال ڈالنا پڑتی تھی کیونکہ دروازوں میں سے برف گذر کر اندر آجاتی تھی ۔ آپ جانتے ہیں کہ جہاں پر پرانی تختیاں اوپر کو مڑ گئی ہوں اُن میں سے برف اندر گھس سکتی ہے ۔اوہ ،مجھے یہ سب کچھ اچھی طرح صاف یاد ہے۔

21 اور والد صا حب ایک شیو نگ برش بھی استعمال کرتے تھے ۔میں۔۔۔اب میں آپ کو بتا ؤں گا ۔یہ مکئی کے بالوں کا بنا ہوا تھا، ماں کے تیا ر کر دہ لا ئی کے صا بن کو لے کر اسےمکئی کے بالوں سے بنے ہوئے برش سے اپنے چہرے پر لگا لیتے ،اور ایک بڑے ،پرانے سیدھے استرے سے اپنی شیو بنا تے تھے ۔اتوار کو وہ کا غذ کے ٹکڑے لے کر اُنہیں اپنے کالر کے گر د اسے بچا نے کے لیے چپکا لیتے تھے تا کہ قمیض کے کالر کوجھا گ نہ لگنے پا ئے ۔کیا آپ نے یہ کا م کبھی دیکھا ہے ؟ اوہ میرے خدا یا

22 مجھے یاد ہے کہ وہاں ایک چھوٹا سا چشمہ بھی تھا جہاں سے ہم پانی پینے جایا کرتے تھے ،اور ایک کدو کا پیالہ آپ میں سے کتنے لوگوں نے دیکھا ہے ؟یہا ں کینٹکی سے آئے ہوئے کتنے لوگ ہیں ،میں ذرا اہلِ کینٹکی کو دیکھنا چا ہوں گا ۔میں سمجھتا تھا کہ یہاں اوکلینڈ اور ارکنساس ہی کے لوگ ہوں گے لیکن نظر آرہا ہے کہ کینٹکی سے بھی لوگ آئے ہوئے ہیں آپ جانتے ہیں کہ چند ماہ پہلے کینٹکی میں اُنہوں نے تیل کی ہڑتال کی اس لئے شا ید اُن میں سے کچھ لوگ اِدھر آرہے ہوں ۔

23 مجھے یہ بھی یا د ہے کہ جب میرے والد گھر آتے اور رات کے کھانے کے لئے ہا تھ منُہ دھو تے وقت آستینیں اوپر چڑھا لیتے تھے اور اُن کے چھوٹے مضبوط بازو ۔۔۔اور جب وہ دھو نے کے لئے بازو اُوپر کرتے اور پانی منُہ پر پھینکتے تو اُنکے چھوٹے با زؤں کے پٹھے تن جایا کرتے تھے ۔اور میں کہا کرتاتھا کہ "میرے والد ایک سو پچاس سا ل تک زندہ رہیں گے "۔وہ اتنے مضبو ط تھے ۔لیکن وہ باون سا ل کی عمر میں وفات پا گئے ۔سمجھے ؟ " کیونکہ یہاں ہمارا کو ئی قا ئم رہنے والا شہر نہیں ہے"۔ یہ سچ ہے۔ہم قائم نہیں رہ سکتے ۔

24 ہم تھو ڑی دیر رُک جائیں ۔میری طرح آپ میں سے ہر شخص کی زند گی کی کہانی ہے،اور تھو ڑی دیر کے لئے یاد داشت کی گلی میں پھر لینا اچھا ہوتا ہے۔ کیاآپ ایسا نہیں سو چتے؟ آئیے واپس چلیں ،تھو ڑی دیر کیلئے سبھی واپس چلیں ،بچپن کے ایسے تجربات پروا پس چلیں ۔

اور اب یہ زندگی کی کہانی کا پہلا حصہ ہوگا ۔میں اِس کاتھو ڑا سا ذکر کروں گا کیونکہ یہ ایک کتاب میں موجود ہے اور وہ کتاب آپ کے پاس ہے ۔

25 میری پیدائش کینٹکی کے پہاڑوں میں ایک لکڑ ی کے کو ہستانی گھر میں ہوئی۔وہاں ایک کمرہ تھا جس میں ہم رہتے تھے ۔فر ش پرکوئی کھپریل یا لکڑی وغیرہ نہیں لگا ئی گئی تھی ،یہ بالکل ایک ننگا فرش تھا ۔ایک درخت کا کٹا ہوا کندہ جس کی تین ٹا نگیں تھیں ،ہماری میزتھی اور تمام چھو ٹے برہنہ بچے اس کے گرد جمع ہو جاتے تھے ،اور جب تمام چھو ٹے چھو ٹے بھا ئی کو ٹھریوں سے باہر کھیل رہے ہوتے تھے تو ایسا لگتا تھاکہ جیسے گلہریوں کا گروہ مٹی میں کھیل کو د مچا

رہا ہے ۔ہم نو بھائی تھے اور ایک چھو ٹی بہن تھی ۔اتنے سا رے لڑکوں کے بیچ اُسکا وقت بہت مشکل گزرتا تھا۔جس طرح ہم اُسے تنگ کیاکرتے تھے اُسکے برعکس ہم اب اُسکا بہت احتر ام کرتے ہیں ۔وہ لڑکی تھی اور ہمارے سا تھ کہیں نہیں جا سکتی تھی کیو نکہ ہم اُسے واپس بھگا دیتے تھے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کوئی موقع نہیں پا سکتی تھی۔

26 مجھے یادہے کہ اُس میز کے پیچھے صرف دو کرسیاں تھیں،اور وہ بھی ٹہنیوں کی چھال کی بنی ہوئی تھیں ،یہ بس دوشاخی سا نگیوں کو ملاکر بنا ئی گئی تھی،اور پیندے کو درختوں کی چھا ل سے بُن دیا گیا تھا ۔کیا کسی نے درخت کی چھال کی کرسی دیکھی ہے؟جی ہاں ۔میں اب بھی اپنی والدہ کی آواز سُن سکتا ہوں ۔بعد میں جب ہم ایک دوسری جگہ منتقل ہو گئے جہاں لکڑی کا فرش تھا،اور والدہ کی گو د میں بچے ہوتے تھے،اور وہ اُس پرانی کرسی کو فرش پر گھسیٹتی تھیں تو دھڑ دھڑ کی آوازیں پیدا ہوتی تھیں ۔مجھے یاد ہے کہ جب وہ دھلائی وغیرہ کا کام کرنے جا تی تھیں تو کرسی کو کھینچ کر دروازے کے بیچ میں پھنسا دیتی تھیں تاکہ چھوٹے بچے گھر سے باہر نہ نکل سکیں ،جب وہ چشمے سے پانی لینے یا ایسے اور کام سے جاتی تھیں ۔ جب میں پیدا ہوا تو اُس وقت والدہ کی عمر پندرہ برس اور والد کی اٹھا رہ برس تھی۔اور میں نو بچوں میں پہلوٹھا تھا اور وہ مجھے بتاتے تھے کہ جب میں پیدا ہوا اُس صبح ۔۔۔

27 ہم بہت غریب بلکہ غریبوں میں بھی غریب ترین تھے۔اور ہماری اس چھو ٹی سی کوٹھری میں کوئی کھڑکی تک نہ تھی ۔ایک چھوٹا سا لکڑی کا دروازہ ہی تھا جو کھل سکتا تھا ۔مجھے شک ہے کہ آپ نے ایسی چیز دیکھی بھی نہ ہو گی ۔لکڑی کا چھو ٹا سا دروازہ تھا جو کھڑکی کی جگہ کھلتا تھا ،ہم اسے دن کے وقت کھلا رکھتے تھے اور رات کو بند کر دیتے تھے۔ہمارے پاس بجلی کی روشنیا ں نہیں تھیں حتیٰ کہ اُن دنوں ہم مٹی کا تیل بھی نہیں جلاتے تھے بلکہ ہمارے پاس ایک چربی والا چراغ تھا ۔اب میں نہیں جانتا کہ آپ چربی کے چراغ سے بھی واقف ہیں یا نہیں۔کیا آپ نے کبھی چیڑھ کی گانٹھ لے کر جلائی ہے ،اُسے آگ لگا کر کبھی کسی سر پو ش کے اوپر رکھا ہے؟اس سے کچھ دھواں پیدا ہوتا تھا لیکن ہمارے پاس کو ن سا فرنیچر تھا جسے دھو ئیں کا خطرہ ہوتا ۔پس کو ٹھری میں دھواں پھیل جاتاتھا ۔لیکن یہ اوپر چلا جاتا تھا کیو نکہ اوپر کا فی چھت تھی جو دھو ئیں کو کھینچ سکتی تھی ۔ پس یہ۔۔۔

28 میں 6اپریل 1909 ء کو پیدا ہوا ۔بیشک آپ جانتے ہیں کہ اب میں پچیس سے اوپر ہوں ۔پس جس صبح میں پیدا ہوا ،والدہ کہتی ہیں کہ اُنہوں نے کھڑکی کھو لی ۔وہاں کوئی ڈاکٹر نہ تھا ، محض ایک دایہ موجو د تھی اور وہ دایہ میری دادی اماں تھی ۔جس وقت میری پیدا ئش ہوئی اور میرے رونے کی پہلی آواز نکلی ،میری ماں اپنے بچے کو دیکھنا چاہتی تھیں ،حا لانکہ وہ خو د بھی ایک بچی سے بڑھ کر کچھ نہ تھی ۔اور جب پوَ پھٹنے کے وقت ،تقریباً صبح پانچ بجے چھو ٹی سی کھڑکی کھو لی گئی تو ایک جھاڑی کے اوپر ایک رابن بیٹھا ہوا تھا۔جیسا کہ آپ سب نے میری سوانحِ حیات کی کتاب میں تصویر دیکھی ہے ۔۔۔۔رابن وہاں بیٹھا اپنی پوری قوت سے گا رہا تھا۔

29 میں نے ہمیشہ رابن پر ندوں سے محبت کی ہے۔اے ریڈیو کے ذریعے سننے والے نو جوانو ،یا د رکھنا کہ یہ میرے پرندے ہیں ۔اُنہیں گو لی نہ مارو ۔کیاآپ نے کبھی رابن کا قصہ سنا ہے کہ اُس کا سینہ کیونکر سُرخ ہوگیا ؟میں یہاں تھو ڑی دیر رک جاؤنگا ۔اُس نے اپنا سینہ اس طرح سُرخ کیا،کہ ایک دن بادشاہوں کا بادشاہ صلیب پر جان دے رہا تھا،وہ دکھ اُٹھا رہا تھالیکن کوئی اُسکے پاس نہ آیا ۔کو ئی اُس کی مدد کرنے والا نہ تھا۔وہاں ایک بھو رے رنگ کا پرندہ تھا جو صلیب میں سے کیلوں کو نکالنا چا ہتا تھا ، وہ بار بار اُڑ کر صلیب کی طرف آتا اور کیلوں کو نکا لنے کیلئے جھٹکے دیتا رہا۔وہ اتنا چھو ٹا تھا کہ اُنہیں نکا ل نہیں سکتا تھا ،اور اُسکا سینہ خو ن سے سُرخ ہوگیا ۔اُس وقت سے لے کر اُس کا سینہ سُرخ ہے ۔لڑکو،اُسے گو لی نہ ما رو ۔اُسے چھو ڑدو ۔

وہ کھڑکی کے ایک طرف بیٹھا چہچہا رہا تھا جیسے کہ رابن گا تے ہیں ۔ڈیڈ نے کھڑکی کو کھو لنے کے لئے دھکیلا۔والدہ بتاتی ہیں کہ جونہی کھڑکی کھولی گئی ،وہ روشنی جسے آپ میری تصویر میں دیکھتے ہیں ، گردش کرتی ہوئی اندر آئی اور بستر کے اوپر آکر ٹھہر گئی ۔دادی اماں نہیں جانتی تھیں کہ کیا کہیں ۔

30 ہمارا گھرا نہ مذہبی نہیں تھا ۔ہمارے لوگ کیتھولک تھے ۔میں دونوں طرف سے آئرش نسل کا ہوں ۔میرے والد کٹر آئرش برینہم تھے ۔والدہ کا خا ندان ہاروے تھا،فقط اُن کے والد نے ایک چیروکی انڈین عورت سے شا دی کی جس سے آئرش نسل کے خون کا سلسلہ تھو ڑا سا ٹو ٹا ۔میرے والد گرجا گھر نہیں جایا کرتے تھے ،اُن کی شادی بھی گرجا گھر سے باہر ہوئی تھی ،اُن کا کو ئی مذہب تھا ہی نہیں ۔اور پھر اُس کو ہستانی علاقے میں کوئی کیتھولک گرجا بھی نہیں تھا۔وہ ابتدائی آبادکاروں کے سا تھ آئے تھے ۔یہاں دو برینہم آئے جن میں سے برینہم لو گوں کی پو ری نسل یہاں پیدا ہوئی۔یہ میرے خا ندان کا شجرہ ہے ۔

31 اور جب اُنہوں نے کھڑکی کو کھولا اور یہ روشنی اندر آکر ٹھہر گئی تو وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا کریں ۔والدہ کہتی ہے کہ ڈیڈ نے اِس موقع کے لئے ایک نیا لباس خریدا تھا ۔وہ اپنے بازو لباس کے اندر کئے کھڑے تھے ،جس طرح اُن دنوں لکڑہارے اورلکڑی لادنے والاوہ اس روشنی سے خو فزدہ ہو گئے ۔

32 جب میں تقریباًدس دن کا ہوا تو وہ مجھے ایک بپٹسٹ چرچ میں لے گئے جسے "اپو سم کنگڈم "کہتے تھے ۔اس کا پورا نام اپوسم کنگڈم چرچ تھا ۔وہاں ایک غیر کل وقتی منادتھا ،وہ پرانی طر زکا بپٹسٹ مناد وہاں ہر دو مہینے کی بعد آیا

کرتاتھا۔لوگ مل کر چھوٹی سی عبادت کرتے ،کچھ گیت گاتے تھے ،لیکن مناد وہاں کبھی کبھا رہی چکر لگا نے آتے تھے ۔لو گ اُسے کدوؤں کی ایک بو ری اور دیگر ایسی چیزیں سا لانہ دیتے تھے جو وہ اُس کے لئے اکٹھی کرتے تھے بزرگ منا د آیا اور مجھ چھو ٹے بچے پر دعا کی ۔یہ میرا گرجا گھر جا نے کا پہلا موقع تھا ۔

33 جب میری عمر دو سال سے کچھ زیادہ ہوئی تو پہلی رویا دکھائی دی

۔وہ پہاڑی علاقے میں بیان کرتے رہے کہ "یہ روشنی اندر آئی تھی"۔اُنہوں نے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی۔کسی نے کہاکہ وہ سورج کی روشنی ہوگی جو گھر کے اندر کسی آئینے سے منعکس ہوئی ہوگی۔لیکن وہاں کوئی آئینہ نہیں تھا ۔اور سورج ابھی نکلا نہیں تھا کیونکہ یہ بہت صبح یعنی پا نچ بجے کا وقت تھا۔اور پھر اُنہوں نے اس کا خیال چھوڑدیا۔اور جب میں تقریباً تین سال کاہوا۔۔۔۔

34 اب مجھے دیانتداری سے کام لینا ہوگا ۔یہاں کچھ ایسی باتیں ہیں جو میں بتانا پسند نہیں کرتا اور میں چاہتا ہوں کہ ان کو نظر انداز کردوں اور بیان نہ کروں ۔لیکن پھر بھی سچائی کو بیان کر نا چاہئے چا ہیے وہ خوداپنے اوپر ہو یا لوگوں کے اوپر اگر ہم دیا نتداری کریں تو یہ ہمیشہ یکساں ہوگی ۔

میرے والدمذہبی آدمی ہونے سے کوسوں دور تھے ۔وہ عمومی پہاڑی نوجوان تھے جو ہر وقت شراب پیتے رہتے تھے۔ایک دفعہ وہ ایک لڑائی میں مشکل میں پھنس گئے پہاڑوں میں کوئی پا رٹی ہوئی جہاں دو یا تین آدمی لڑتے ،گو لیاں ،چلاتے اور ایک دوسرے کو چا قو مارتے ہوئے تقریباًجاں بحق ہوگئے ۔ڈیڈ اِس لڑائی کے سرگروہوں میں سے تھے ،کیونکہ اُن کا ایک دوست لڑائی میں زخمی ہوگیا اور اُس نے دوسرے کو کرسی مار دی ۔مخالف نے چا قو نکال لیا اور وہ ڈیڈ کے دوست کو فرش پرگرا کر اُس کے دل میں چاقو مارنے والا تھا،اس لئے ڈیڈ کو دوست کا سا تھ دینا پڑا ۔یہ یقیناًبڑی خو فنا ک لڑائی ہوگی کیونکہ وہ میلوں دور برکس ویل میں ڈیڈ کے پیچھے گھڑ سوار افسر کو بھیجتے رہے ۔

35 پس وہ آدمی اُس وقت مو ت کے منہ میں تھا ۔شاید اُس کا کوئی عزیز یہاں سن رہا ہو۔میں اُس کا نام بتانے جارہاہوں ۔اُس کا نام وِل یا ربرو تھا۔میرا خیال ہے کہ اُس کے بیٹوں میں سے کیلفورنیا میں رہتا ہے ۔وہ بہت جسیم اور بہت طا قتور آدمی تھا جس نے حفا ظتی ریل مار کر اپنے ہی بیٹے کو جان سے مار دیا۔پس وہ بڑا طا قتور اور بُرا آدمی تھا۔یوں اُس کے اور ڈیڈ کے مابین چا قوؤں کی خطرنا ک لڑائی ہوئی ۔میرے والد نے اُس آدمی کو تقریباًمار ہی ڈالا ،اس لئے اُنہیں کینٹکی سے بھا گ کردریا پار انڈیانا آنا پڑا ۔

36 اُس کا ایک بھائی تھا جو اُس وقت لوئی ویل کینٹکی میں رہتاتھا ۔وہ وہا ں لکڑی پر پچی کاری کا کام کرنے والے ایک کارخانے میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھا ۔پس میرے والد نے اپنے بڑے بھائی کو تلاش کیا۔اپنے سترہ بہن بھائیوں میں میرے والد سب سے چھوٹے تھے ۔جب میرے والد نے اپنے بڑے بھائی کو تلاش کیا،اُسے فوت ہوئے ایک سال ہوچکا تھا۔وہ واپس نہ آسکے کیونکہ قا نون اُنکی تلاش میں تھا۔اور پھر ہمیں خط کے ذریعے اُن کی خبر ملی جس پر کوئی اور نام لکھا ہوا تھا۔لیکن اُنہوں نے والدہ کو بتا رکھا تھاکہ وہ اُن کے متعلق کیسے خبر پا ئیں گی۔

37 مجھے ایک دن کا چشمے پر کا واقعہ یاد ہے(یہ چھوٹی جھو نپڑی گھر کی پچھلی طرف تھی) اور اس عرصہ کے دورا ن۔۔۔۔میری اور مجھ سے چھوٹے بھائی کی عمر وں میں کوئی گیارہ ماہ کا فرق تھا ،اور وہ ابھی تک رینگ کرچلتا تھا۔میرے ہاتھ میں ایک بڑا سا پتھر تھا اور میں اُسے دکھانے کی کوشش کررہا تھاکہ میں کتنی طا قت سے اس پتھر کو کیچڑ میں پھینک سکتاہوں ،جہاں سے چشمہ پھو ٹا تھا اور اُس نے زمین میں کیچڑ بنا دیا تھا۔میں نے ایک درخت پر بیٹھے ہوئے ایک پرندے کے گا نے کی آواز سنی ۔میں نے اوپر درخت کی جا نب دیکھا تو پرندہ اُڑ گیا تو ایک آواز نے مجھے مخا طب کیا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اتنی عمر میں میں سوچنے اوریادکھنے کے قا بل نہیں ہوسکتا۔لیکن خدا وند خدا جومنصف ہے،زمین اورآسمان اور جو کچھ ان میں ہے،وہ جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔

38 جب پرندہ اُڑ گیا تو اُس جگہ سے جہاں درخت پر پرندہ بیٹھا تھاوہاں سے آواز آئی ، جیسے جھا ڑی میں سے ہوا کا ٹ کر گزر رہی ہو ،اُ س نے کہا"تو نیو البانی نامی شہر کے قریب رہے گا "۔اور میں تین سال کی عمر سے لیکر اب تک نیو البانی ،انڈیا نا سے تین میل دُورمقا م پر رہائش پذیر ہوں ۔

میں نے اندر جاکروالدہ کو بتایا۔اُنہوں نے خیال کیا کہ میں نے شاید کوئی خواب دیکھا ہے ۔

بعد میں ہم انڈیانا منتقل ہوگئے جہاں والد صاحب نے ایک امیر آدمی مسڑ واتھن کا کام کرنا شروع کردیا۔وہ شراب کشید کرنے کے کارخانے کا مالک تھا ۔اُس کی آمدن بہت زیادہ تھی ۔وہ لوئی ویل کا کروڑپتی ہے اور کرنلوں کے سا تھ بیس بال کھیلتاہے ۔پھر ہم نے اس جگہ کے قریب رہائش اختیار کرلی ۔اگرچہ میرے والد غریب آدمی تھے تو بھی شراب پئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے ۔پس اُنہوں نے وہسکی بنانے کی ایک بھٹھی بنا لی ۔اس سے میرے لئے بڑی مشکل پیدا ہوگئی .

اس لئے کہ میں بچوں میں سب سے بڑا تھا ۔مجھے اس بھٹی میں پانی بھرنا پڑتا تھاتا کہ اُس کے گرد چکر ٹھنڈے رہیں جب اُن سے وہسکی بن رہی ہوتی تھی ۔ پھر اُنہوں نے اس کی فروخت شروع کردی اور دو تین اور بھٹیا ں بنا لیں ۔اب یہ ایسا حصہ ہے جو میں بتانا نہیں چاہتا ،لیکن یہ سچائی ہے ۔

39 مجھے وہ دن یاد ہے جب ىیں گو دام سے روتا ہوا گھر واپس آیا ۔کیونکہ اُس جگہ کے عقب میں ایک تا لاب تھا جہاں وہ برف کا ٹا کرتے تھے ۔ آپ میں سے بہتوں کو یاد ہوگا کہ لوگ کس طرح برف کو کاٹ کر لکڑی کے برادے میں میں محفو ظ کرتے تھے ۔اسی طریقہ سے مسڑ واتھن گاؤں میں برف محفوظ کرتا تھا ۔اور میرے والد اُس کے پر ائیویٹ ڈرائیور تھے۔اور جب یہ تالاب مچھلیوں سے بھر جاتا تھا اور جب وہ برف کا ٹ کا ٹ کرلاتے اور اُسے لکڑی کے برادے میں رکھتے جاتے تھے ،اور گرمیوں میں برف پگھل کر جب نیچے جاتی تھی تو یہ اتنا صاف دکھائی دینے لگتا تھا جیسے برف کی جھیل ہو،وہ اسے پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ پانی کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے ،اُسے بالٹیوں اور دودھ وغیرہ کے گرد رکھا کرتے تھے ۔

40 اور ایک دن میں اس نلکے سے پانی بھرنے جارہاتھا جوشہر کے ایک بلاک جتنے فاصلے پر تھا ۔میں اُس کو کوس رہا تھاجس کے پاس یہ نہیں تھا ،کیونکہ میں سکول سے آیا تھااور تمام لڑکے مچھلیاں پکڑنے تالاب پر چلے گئے تھے ۔مجھے مچھلیاں پکڑنا پسند تھا۔میرے سوا سبھی لڑکے مچھلی کے شکار پر چلے گئے تھے لیکن مجھے بھٹی کے لئے پانی بھرنا پڑ رہا تھا ۔عزیز و ،بلا شبہ مجھے اس پر خا موش ہی رہنا تھا ،اس کی ممانعت تھی ۔یہ بڑی مصیبت تھی ۔مجھے یاد ہے کہ میں اُبھرے ہوئے پنجے کے ساتھ چل رہا تھا،میں نے پاؤں کے پنجے کو مٹی سے بچانے کے لئے نیچے مکئی کا بھُٹا باندھ رکھا تھا۔کیا آپ نے کبھی ایسا کیا ہے؟مکئی کا بھُٹا پنجے کے نیچے رکھ کر ار دگرد ایک ڈوری لپیٹ کر باندھ لی جاتی ہے۔یہ پاؤں کے پنجے کویوں اوپر اٹھا دیتا ہے جیسے کسی کچھوے نے اپنی تھو تھنی اُٹھا رکھی ہو ۔جب میں نے پنجے کے نیچے یہ بھُٹا باندھ رکھا تھا تو میں جدھر بھی جاتا آپ میرا کھو ج لگا سکتے تھے ۔میرے پاس پہننے کے لئے جوتے نہیں تھے ۔بعض اوقات ہمیں موسم سرما تک جو تے پہننا نصیب نہ ہوتا تھا۔اور اگر ہمیں ملتے ہی تھے تو وہ کسی اور نے ہمیں دیئے ہوتے تھے ۔ہمارے پاس کپڑے بھی وہی ہوتے تھے جوکسی نے خیرات کے طور پر دیئے ہوتے۔

41 میں اُس درخت کے نیچے بیٹھ گیااور وہاں بیٹھ کر رونے لگا (یہ ستمبر کا مہینہ تھا)،اس لئے کہ میں مچھلیاں پکڑنے کو جاناچا ہتا تھا ،لیکن مجھے ایک چھوٹی سی بالٹی سے بہت سے ٹب پانی سے بھرنا تھے ۔بالٹی نصف گیلن جتنی اونچی تھی ،اس لئے کہ میں محض سا ت سا ل کا چھو ٹا سا بچہ تھا ۔میں دو بالٹیاں بھر کرلاتااور بڑے سے ٹب میں اُنڈیل کر پھر واپس جاتا اور اُنہیں نلکے سے بھر کرلاتا تھا ۔ہمارے پاس یہی پانی ہوتا تھا۔اور جوآدمی ڈیڈی کے ساتھ گھر میں ہوتے تھے وہ پانی کے ان تمام ٹبوں کو ایک ہی را ت میں تیار ہونے والی وہسکی کے ساتھ خرچ کرڈالتے تھے

42 میں رورہا تھاکہ اچانک ایک گردباد سا شور سنا ئی دیا ۔ آواز زیادہ بلند نہیں تھی ،بس شو۔و۔و،شو۔و۔و" کی سی آوازتھی ۔ماحول میں بلا کا سکوت تھا،اور میں نے اردگرد دیکھا ۔اور دیکھا کہ ایک چھوٹا سا بگولا تھا ۔مجھے یقین ہے کہ اسے گرد باد ہی کہتے ہیں ۔موسمِ خزاں میں لوگ مکئی کے کھیتوں سے پتے وغیرہ اٹھا لیتے تھے ،آپ جانتے ہیں کہ خزاں میں پتے مُڑنا شروع کردیتے ہیں ۔میں سفید چنار کے ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا جو ہمارے گھر اور گودام کے درمیانی فا صلے پر تھا ۔اور میں نے یہ آواز سُنی۔میں نے اردگرددیکھا،وہاں اتنی خا موشی تھی جیسے اس کمرے میں ہے ،کوئی پتا تک ہل نہیں رہاتھا۔میں نے اپنے دل میں کہا"یہ آواز کہاں سے آرہی ہے ؟" پھر میں نے خیال کیاکہ "یہ یہاں سے دور ہو گی "۔میں محض بچہ تھا۔۔۔اور آواز بلند سے بلند تر ہوتی جارہی تھی ۔

43 میں نے اپنی چھو ٹی بالٹیاں اٹھا لیں اور دوبار اور سسکی لی اور پھر راستے پر چل دیا،میں آرام کررہا تھا ۔میں اُس بڑے درخت کی شاخوں کے نیچے سے چند فٹ دور گیا تھاکہ گردباد کی آواز پھر سنائی دی ۔میں دیکھنے کیلئے مڑا اور درخت کی نصف بلندی پر ایک گردباد موجود تھا،وہ درختوں کے پتوں میں ارد گرد گردش کر رہا تھا۔میں نے خیال کیاکہ سا ل کے اس حصہ میں یہ واقعہ کو ئی غیر معمولی نہ تھا ۔خزاں کے موسم میں اکثر بگولے آتے ہیں جنہیں ہم گردباد کہتے ہیں۔ اور وہ گرد و غبار کو اڑا لیتے ہیں ۔ آپ نے بیابانوں میں یہی چیز دیکھی ہو گی ۔میں دیکھتا رہا لیکن وہ وہاں سے دور نہ گیا۔عام طور پر کوئی بگو لا ایک لمحاتی جھونکے کی طرح آتا اور چلا جاتا ہے ،لیکن یہ دو منٹ سے بھی زیادہ دیر سے موجود تھا ۔

44 میں پھر اپنے راستے پر ہولیا۔میں اُسے دیکھنے کے لئے ایک بار پھر مڑا ۔اور تب ایک انسانی آواز آئی ،وہ ایسی ہی قابل سماعت تھی جیسی اس وقت میری آواز ہے ،اُس نے کہا "کبھی شراب یا سگریٹ نہ پینا،اور اپنے بدن کوکسی طرح ناپاک نہ ہونے دینا۔جب تو بڑا ہوگا تو تجھ سے ایک کام لیا جائے گا "۔اس سے میں موت کی حد تک خو فزدہ ہوا ۔ آپ تصور کرسکتے ہیں کہ ایک بچہ کس طرح محسوس کرتاہے۔میں نے بالٹیاں وہیں پھینک دیں اور بلند آواز سے روتا ہوا پوری رفتار سے گھر کی طرف بھا گ گیا۔

45 اُس علاقے میں سا نپ پائے جاتے تھے اور وہ بہت زہریلے تھے ۔والدہ نے سوچا کہ باغ کے پاس سے گزرتے ہوئے میرا پا ؤں کسی سانپ پرآگیاہو گا،اور وہ مجھے پکڑنے کے لئے دوڑیں ۔میں اُچھل کر ماں سے چمٹ گیااور روتے ہوئے اُن سے لپٹنے اور چو منے لگا ۔اُنہوں نے پوچھا"کیا بات ہے،کیا تمہیں کسی سانپ نے ڈس لیا ہے؟"اُنہوں نے مجھے ہر طرف سے دیکھا ۔

میں نے کہا"نہیں ماما۔اُس درخت پر کوئی آدمی تھا"۔

اُنہوں نے کہا"اوہ بلی ،جانے دو ۔کیاتم وہاں ٹھہر کر سو گئے تھے ؟"

میں نے کہا " نہیں ماما۔درخت پر کوئی آدمی تھا اور اُس نے مجھ سے کہاہے کہ میں کبھی شراب ،سگریٹ یا وہسکی جیسی چیزیں نہ پیؤں "۔

46 میں اُس وقت ایک خالی شراب کی بھٹی میں پانی بھر رہا تھا اور اُس نے کہا"کبھی شراب نہ پینا اور اپنے بدن کو ناپاک نہ ہونے دینا"۔آپ جانتے ہی ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان حرامکاری ہوتی ہے۔لیکن میں نے ہمیشہ کوشش کی اور ایک مرتبہ بھی ایسا گناہ مجھ سے سرزد نہیں ہوا ۔خداوند نے مجھے ایسی باتوں سے محفوظ رکھا اور جوں جوں میں کہانی بیان کرتا جاؤں گا آپ معلوم کرلیں گے ۔پس اُس نے کہا"نہ کبھی شراب پینا اور نہ تمباکو ،اور نہ کبھی اپنے بدن کو ناپاک کرنا ،کیونکہ جب تو بڑا ہو گا تو ایک خا ص کام تجھے کرنا ہوگا"۔

میں نے یہ والدہ کو بتایا اور وہ مجھ پر ہنس دیں ۔مجھ پر ہسٹیر یا کی سی کیفیت طاری تھی ۔والدہ ڈاکٹر کو بلا لائیں اور ڈاکٹر نے کہا "یہ صرف خو فزدہ ہے ،اور کچھ نہیں "۔اُنہوں نے مجھے بستر پر لٹا دیا۔اور اُس دن سے لے کر میں اُس درخت کے پاس سے نہیں گزرا ۔میں خو فزدہ ہوگیا تھا ۔میں باغ کی دوسری طرف سے گزر جاتاتھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ درخت پرکوئی آدمی ہے جو بڑی گھمبیرآواز میں میرے سا تھ مخاطب ہوتا ہے ۔

47 اس کے قریباًایک ماہ کے بعد میں اپنے چھو ٹے بھائیوں کے سا تھ بیرونی صحن میں پتھر کی گو لیا ں کھیل کھیل رہا تھا ۔اور اچا نک مجھے ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہونے لگی۔میں نے کھیل بند کر دیا اور ایک درخت کے سا تھ لگ کر بیٹھ گیا ۔ہم دریائے اوہائیو کے عین کنارے پر تھے۔میں نے جیفر سن ویل کی طرف دیکھااور میں نے ایک پُل کو محراب کی شکل میں بلند ہوتے اور دریا کے پار تک جاتے دیکھا۔اور میں نے سولہ آدمیوں (میں نے اُن کو گنا)کو وہاں گرتے اور پُل پر اپنی جانوں سے ہاتھ دھوتے دیکھا۔میں تیزی سے دوڑکر اندرآگیااور والدہ کو بتایا لیکن اُنہوں نے خیال کیا کہ میں سوگیا تھا۔لیکن اُنہوں نے یہ بات ذہن میں رکھی ،اور اُس کے بائیس سال بعد اُسی مقام پرپُل بنایا گیاجس سے آپ میں سے اکثر لو گ گزرتے ہیں ،اور اس پُل کی تعمیر کے دوران سولہ آدمی آدمی اپنی زندگیوں سے محروم ہوئے ۔

یہ کامل سچائی ثابت ہونے میں کبھی ناکام نہیں ہوا ۔جیسے اِس وقت آپ اس سماعت خا نہ میں دیکھتے ہیں ،یہ ہمیشہ ایسے ہی رہا ہے ۔

48 اُنہوں نے خیال کیا کہ میں ڈر گیاہوں ۔یہ تو ٹھیک ہے کہ میں ڈرپوک آدمی ہوں ۔اور اگر آپ کبھی غور کریں تو روحا نیت کی طرف مائل افراد پر یشا ن حال ہی ہوتے ہیں ۔

شاعروں اور نبیوں کو دیکھئے ۔ولیم کا ؤ پر کو دیکھئے جس نے یہ مشہور گیت لکھا تھا "ایک چشمہ لہوسے بھرا ہوا ہے ،وہ عمانوایل کی رگوں سے بھرا ہوا ہے "۔آپ اس گیت سے واقف ہیں ۔تھوڑا عرصہ ہوا میں نے اُس کی قبر دیکھی تھی ۔بھائی جو لیئس ،مجھے معلوم نہیں کہ ۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے ،یہ ہمارے ساتھ اُس کی قبر پر موجود تھے ۔اور جب اُس نے یہ گیت لکھ دیا تو روح کی تحریک نے اُسے چھوڑ دیا۔اُس نے خودکشی کرنے کیلئے کوئی دریا تلاش کرنے کی کوشش کی ۔روح اُسے چھو ڑ چکی تھی۔اور شا عروں اور نبیوں جیسے لو گ ۔۔۔۔

49 ایلیاہ کو دیکھئے ،جب وہ پہاڑ پرکھڑا تھا اور اُس نے آسمان سے آگ کو بلایا ،ایک بار اُس نے آسمان سے بارش کو بلایا۔لیکن جب روح اُس سے جدا ہوا تو وہ ایک عورت سے ڈر کر بھا گ گیا ۔خدا نے اُسے تلاش کرلیا اور چالیس روز بعد اُسے ایک غار میں لے گیا۔

یوناہ کودیکھئے ،جس پر خدا وند کا اتنامسح تھا کہ وہ سینٹ لو ئیس جتنے بڑے شہر نینوہ میں جاکر منادی کرے ،اور اُس شہر نے ٹا ٹ اوڑھ کر تو بہ کی۔اور جب روح القد س اس سے جُدا ہ گیا تو اسے کیا ہوا؟ دیکھتے ہیں کہ وہ ایک پہاڑ پر چڑھ کر خدا سے اپنی موت کی دعائیں مانگنے لگا ۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ روح کی تحریک ہوتی ہے۔ اور جب ایسا کچھ ہو تا ہے تو۔۔۔یہ آپ پر اثر اندا ز ہو تا ہے۔

50 پھر مجھے اپنا لڑکپن بھی یاد ہے ۔میں اب جوان ہوگیا تھا ۔(میں اس دور کو جلدی سے مختصراًبیان کروں گا)۔جب میں جوانی کی عمر کو پہنچا تو میرے ذہن میں بھی دوسرے لڑکوں کی طرح کے تصورات تھے ۔جب میں سکول جاتا تو مجھے وہ چھوٹی لڑکیاں نظر آتی تھیں۔ میں بہت شرمیلا تھا ۔تمام نوعمر لڑکو ں کی طرح میں نے بھی ایک پندرہ سالہ لڑکی کے سا تھ دوستی کی۔وہ بڑی خو بصورت تھی ۔اُس کی آنکھیں کبوتری جیسی ،دانت موتیوں کے سے ،اور گردن کسی راج ہنس کی طرح تھی ،وہ درحقیقت بڑی خو بصورت تھی۔

51 ایک اور چھوٹا سا لڑکا جو میرا ہم خیال تھا،اپنے والد کی پرانے ماڈل کی ٹی فورڈ گا ڑی لے آیا اور ہم اپنی دوست کو لے کر روانہ ہوئے۔ہم انہیں سیر کرانے کے لئے لے گئے ۔ہمارے پاس اتنے پیسے تھے کہ ہم نے دو گیلن پٹرول خرید لیا۔اُسے چلانے کیلئے ہمیں اُسکے پچھلے پہیے کو اُٹھانا پڑا ۔میں نہیں جانتا کہ آپ کو اس طرح کی گاڑی سٹارٹ کر نے کا طریقہ یاد ہے یا نہیں ۔ہم بہت اچھے جارہے تھے۔

میری جیب میں کچھ سکے موجود تھے اور ہم ایک جگہ پر رُک گئے ۔۔۔تب ایک سکے میں ایک سینڈوچ مل

جاتاتھا۔اُس وقت میں امیر تھا کیونکہ میں نے چار سینڈوچ خرید لئے تھے ۔سمجھے ؟پھر ہم نے سینڈوچ کھائے اور کوک نو ش کیا۔میں نے بوتلیں واپس لینا شروع کیں ۔اور میں حیرت زدہ رہ گیا، (اُس دور میں عورت نے اپنے باعزت مقام سے گرنا شروع ہی کیاتھا)۔ میری ننھی کبو تری سگریٹ نو شی کر رہی تھی۔

52 سگریٹ نوش عورت کے متعلق میرا شروع سے ایک نظریہ رہا ہے ،اور اُس وقت سے لے کر اب تک میں نے اسے ذرا بھی تبدیل نہیں کیا،یہ سچ ہے۔یہ گھٹیا ترین کا م ہے جو وہ کرسکتی ہے۔یہ عین سچ ہے۔سگریٹ بنانے والی کوئی کمپنی اس بات پر میرے پیچھے پڑ سکتی ہے،لیکن میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ پرورش روکنے کیلئے یہ ابلیس کا ہتھیار ہے ۔اس قوم نے یہ سب سے بڑا قاتل اور تباہ کا ر دشمن حا صل کرلیا ہے۔میں اپنے بیٹے کو سگریٹ نوش دیکھنے کے بجائے مدہوش شرابی دیکھنا پسند کرلو نگا ۔یہ سچ ہے ۔میں اپنی بیوی کو شراب کے نشے کے باعث فرش پر پڑے دیکھ کر برداشت کرلوں گا بہ نسبت سگریٹ نوشی کے ۔یہ ایسے ہے کہ ----

53 اب خدا کا روح جو مجھ میں ہے،اگر وہ خدا کا روح ہے (جیسا کہ آپ سوال کرسکتے ہیں)،تو آپ جوسگریٹ پیتے ہیں آپ کے لئے اُس کے حاصل کرنے کا موقع بہت قلیل ہے،کیونکہ وہ صرف ----آپ پلیٹ فا رم پر اکثر دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح اس پر لوگوں کو مجرم ٹھہراتا ہے ۔یہ خوفناک چیزہے۔اس سے دُور رہئے ۔خو اتین ،اگر آپ اس جرم میں مبتلا رہی ہیں تو مسیح کے نام کی خاطر اس سے چھٹکار ا حا صل کیجئے ۔یہ آپ کے اندر تو ڑ پھوڑ کرتا ہے۔یہ آپ کو مار ڈالے گا ۔یہ سرطان کے لدے ہوئے ٹرک ہیں ۔

ڈاکٹر آپکو خبردار کرتے ہیں ۔پھر وہ اسے آپکے ہاتھ فروخت کیسے کرتے ہیں ۔اگر آپ کسی میڈیکل سٹور پر جاکرکہیں "میں پچا س سینٹ کا کینسر خریدنا چاہتا ہوں "تو وہ دروازہ بند کرلیں گے ۔لیکن جب آپ پچاس سینٹ کے سگریٹ خریدتے ہیں تو آپ کینسر ہی خرید تے ہیں ۔ڈاکٹر یہی کہتے ہیں ۔اے دولت کی دیوانی قوم ،یہ بہت بُری چیز ہے۔یہ ایک قاتل ہے۔یہ ثابت ہو چکا ہے ۔

54 خیر،جب میں نے اُس خو بصورت لڑکی کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھا تو مجھے یوں لگا کہ میں گو یا قتل کردیاگیاہوں ،اس لئے کہ میں اُس سے حقیقی محبت کرتاتھا۔اور میں نے سوچا "خیر---"

اب آپ جانتے ہیں کہ لوگ مجھے عورتوں کا دشمن کہتے ہیں کیونکہ میں ہمیشہ خلاف سا رہتا ہوں ،لیکن میں آپ بہنوں کے خلاف نہیں ہوں ۔میں صرف اُن طور طریقوں کے خلاف ہوں جن پر جدید عورتیں عمل کرتی ہیں ۔یہ سچ ہے۔اچھی عورتوں کو ساتھ ہی چلناچا ہئیے ۔

55 میں یاد کرسکتاہوں کہ جب میرے والد کی بھٹی کام کررہی ہوتی تھی اور میں وہاں پانی بھرنےکیلئے جاتاتو میں وہاں سترہ اٹھارہ سالہ نوجوان لڑکیوں کواتنی عمرکےآدمیوں کیسا تھ شراب کے نشہ میں دھت دیکھتاتھا جتنی عمر اس وقت میری ہے ۔اُنہیں سیاہ کافی پلاکر ہوش میں لاناپڑتا تھا تاکہ گھر جائیں اور اپنے شو ہروں کیلئے کھانا تیار کریں ۔تب میں کچھ اس طرح کہا کرتا تھا،میں اپنا اظہارِ خیال یوں کیا کرتا تھا"یہ اس لائق بھی نہیں ہیں کہ ایک صاف ستھری گولی اِنھیں ہلاک کرنے کیلئے استعمال کی جائے"۔میں عورتوں سے نفرت کرتا تھا ۔یہ سچ ہے۔اورمیں ابھی تک کسی ایسی تحریک کا متلاشی ہوں جو مجھے یہی کچھ سوچنے سے بازرکھ سکے

56 لیکن ایک اچھی عورت ایک مرد کے تاج کا قیمتی موتی ہوتی ہے۔اُسکا احترام کرنا چاہئیے ۔میری ماں بھی ایک عورت تھی ،میری بیوی بھی ایک عورت ہے،اور وہ بہت اچھی ہیں ۔اور میں ہزاروں مسیحی بہنوں کو جا نتاہوں اور اُنکا ازحد احترام کرتاہوں ۔لیکن اگر عورتیں اپنے اُس مقام کااحترام کریں جس پر خدا نے اُنہیں پیدا کیا یعنی مامتا اورایک حقیقی ملکہ ،تو پھر سب ٹھیک ہے۔کسی مرد کو خدا جو سب سے اچھی چیز دے سکتا ہے وہ ایک بیوی ہے۔نجات کے بعد بیوی سب سے بہتر چیز ہے بشرطیکہ وہ ایک اچھی بیوی ہو۔لیکن اگر وہ ایسی نہیں تو سلیمان نے کہاتھا:"نیک عورت اپنے شوہر کے لئے تاج ہے، لیکن ندامت لانے والی اُس کی ہڈیوں میں بوسیدگی کی مانند ہے ۔"اور یہ سچ ہے،کیونکہ جوبات سب سے بدترین ہوسکتی ہے یہی ہے۔اس لئے میرے بھائی،اگر آپ کو ایک اچھی بیوی ملی ہے تو آپ کو چا ہیے کہ اُسے احترام کا بلند ترین مقام دیں ۔یہ درست ہے۔آپ کو ایسے ہی کرناچاہئیے ۔اور اے بچو،اگر آپ کو ایک حقیقی ماں ملی ہے جو گھر ہی میں رہتی ہے اور آپ کی دیکھ بھال کرتی ہے،آپ کے کپڑے صاف رکھتی ہے،آپ کو سکول بھیجتی ہے،آپ کو یسوع کے متعلق سکھاتی ہے،تو آپ کو دل وجان سے ایسی پیاری ماں کی عزت و تکریم کرنی چاہیے ۔آپ کو اُس خا تون کا احترام کرنا چاہئے ،اسلئے کہ وہ ایک حقیقی ماں ہے۔

57 وہ کینٹکی کےپہاڑی علاقہ کی جہالت کی باتیں کرتے ہیں ۔آپ یہاں اس ضمن میں بہت کچھ سنتے ہیں ۔اُن بوڑھی ماؤں میں سے کچھ ہالی وڈ میں آ کر آپ جدیدزمانہ کی ماؤں کو سکھاتی ہیں کہ بچوں کی پرورش کیسے کرنی چاہیے ۔اگر اُن میں سے کسی کی بیٹی رات گئے گھر آئےجس کے بال اُلجھے ہوئے ہوں،لبوں پر سرخی اور چہرے پر بناؤ سنگھار والی چیز یں لگی ہوں،قمیض ایک طرف کھینچی ہوئی ہو ،اُس نے ساری رات باہر گزاری ہواور شراب کے نشے میں ہوتو میرے بھائی ،و ہ ماں لکڑی کے درخت سے چھڑی تو ڑ کر اُس کی ایسی پٹائی کریگی کہ وہ دوبارہ کبھی باہر نکلنے کا نام نہ لے گی۔میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایسی ہی بات کسی قدر آپ کے اندر بھی آجائے تو ہالی وڈ بہت بہتر ہوجائے اور ایک قوم تیار ہو۔یہ درست ہے ۔یہ سچ ہے۔"کچھ جدید بننے کی کوشش کرو "۔یہ ابلیس کی ایک چال ہے۔

58 اب ،جب میں نے اُس لڑکی کو سگریٹ پیتے دیکھا تو میرا دل ٹو ٹ گیا ۔میں نے دل میں سوچا" بیچاری لڑکی"وہ کہنے لگی "بلی ،کیا تم سگریٹ لوگے ؟"

میں نے کہا"نہیں محترمہ ،میں سگریٹ نہیں پیتا "۔

اُس نے کہا "ابھی تم کہو گے کہ تم رقص بھی نہیں کرتے "۔وہ رقص کرنا چا ہتے تھے اور میں ایسا نہیں کرسکتا تھا ۔اُنہوں نے بتا یا کہ وہاں رقص ہونے والا تھا جسے لوگ سکا مورگا رڈنز کہتے تھے۔میں نے کہا "نہیں ،میں ناچ نہیں سکتا"۔

اُس نے کہا "تم رقص نہیں کرتے ،تم سگریٹ نہیں پیتے ،تم شراب نہیں پیتے ،تو تم تفریح کیسے کرتے ہو؟"

میں نے کہا"میں ماہی گیری پسند کرتاہوں "۔اُسے اِن سے دلچسپی نہ تھی ۔

اُس نے کہا"یہ سگریٹ لو"۔

"نہیں محترمہ ،شکریہ ،میں سگریٹ نہیں پیتا "۔

59 میں تختے پر بیٹھا ہوا تھا ۔آپ کو یادہو گا کہ پرانی فو رڈ گا ڑیوں میں ایک تختہ سا لگا ہوتا تھا،میں اور وہ لڑکی پچھلی سیٹ پر اُس تختے پر بیٹھے ہوئے تھے ۔اور اُس نے کہا"تو تمہارا مطلب کیاہے کہ تم سگریٹ نہیں پیوگے ؟اور ہم لڑکیاں تم سے زیادہ طاقت رکھتی ہیں "۔میں نے کہا "نہیں محترمہ ،میں نہیں سمجھتاکہ میں یہ کرنا چاہوں گا "۔

اُس نے کہا "ہوں ،زنانہ کہیں کا !"اوہ میرے خدا ۔میں تو طاقتور جوان بننا چا ہتا ،اسلئے زنانہ نہیں کہلوا سکتا تھا۔دیکھئے ،میرا زندگی کا نظریہ تھا کہ میں انعام یافتہ لڑاکا بنوں ۔پس میں نے کہا"کیاکہا ۔۔۔زنانہ ، ز نا نہ !"

60 میں یہ برداشت نہیں کرسکا ،پس میں نے کہا"لاؤ یہ مجھے دو!"میں نے ہاتھ بڑھا کر کہا"میں تمہیں دکھاتاہوں کہ میں زنانہ ہوں یانہیں "۔میں نے سگریٹ لے لیا اور تیلی جلانے لگا ۔اب میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں کہ آپ کیاخیال کریں گے ،میں صرف سچائی بیان کرنے کا ذمہ دا ر ہوں ۔جب میں نے سگریٹ پکڑ لیا تو میں اُسے پینے کا ایسا ہی پختہ ارادہ رکھتا تھا جیسے اس بائبل کو اٹھانے کا اور میں نے فو راً شو۔او۔و۔و"کی آواز سُنی ۔میں نے پھر کوشش کی لیکن اُسے منُہ تک نہ لاسکا ۔میں نے رونا شروع کردیااور سگریٹ کو پھینک دیا۔دوسرے سا تھی مجھ پر ہنسنے لگے ۔میں گھر کی طرف بھاگ گیا ،اورباہر میدان میں بیٹھ کر روتا رہا۔یہ ایک خو فناک زندگی تھی۔

61 مجھے یاد ہے کہ ایک بار ڈیڈ اپنے لڑکوں کے ہمراہ دریا پر گئے ۔میں اور میرا بھائی ایک کشتی میں سوار ہوکر دریا میں پھرتے اور وہسکی بھرنے کیلئے اُ س میں سے بوتلیں تلاش کررہے تھے۔ہم نے کوئی درجن بھر بوتلیں دریا میں سے نکال لیں ۔ڈیڈ ہمارے سا تھ تھے اور اُن کے پاس چھوٹی چپٹی ۔۔۔۔مجھے یقین ہے کہ وہ چو تھائی لٹر کی بوتلیں تھیں ۔وہاں ایک گرا ہوا درخت تھااور ڈیڈ کے ساتھ ڈوربن بُش نامی آدمی موجود تھا۔اُس کے پاس بڑی اچھی کشتی تھی اور میں اُس کا ساتھی بننا چاہتا تھا کیونکہ میں اُس کی کشتی استعمال کرنا چاہتا تھا۔اُس کی پتوار بڑی اچھی تھی اور میری کشتی کی پتوار تھی ہی نہیں ۔ہم اُسے تختوں کی مددسے چلا تے تھے۔اور اگر وہ مجھے اپنی کشتی استعمال کرنے دیتا۔۔۔وہ ویلڈنگ کاکام کرتا تھا،اور اُس نے ڈیڈ کے لئے بھٹیاں تیار کیں ۔وہ درخت پر ٹا نگیں اِدھر اُدھر کر کے بیٹھ گئے ،اور ڈیڈ نے پچھلی جیب میں ہاتھ ڈال کر وہسکی کی ایک چپٹی بوتل نکال لی ،اُسے اُس کے حوالے کیااور اُس نے گھونٹ لگا کر بوتل ڈیڈ کو واپس کردی ۔ڈیڈ نے بھی اُس میں سے گھو نٹ لیا اور درخت کے پہلو سے نکلی ہوئی ایک شاخ کے ساتھ اُسے ٹکا کررکھ دیا۔ڈرون بش نے اُسے اُٹھا لیااور بولا"بلی ،کیاتم لو گے ؟" میں نے کہا "جی شکریہ ،میں شراب نہیں پیتا "۔

اُس نے کہا"برینھم ہوکر تم شراب نہیں پیتے ؟" تقریباًسب ایامِ طفو لیت ہی میں مرگئے۔

میں نے کہا "نہیں جناب "

۔ڈیڈ نے کہا"یہ نہیں پیتا ۔میرے گھر میں زنانہ پیدا ہو گیا ہے"۔

62 میرے باپ نے مجھے زنانہ کہہ دیاتھا،میں نے کہا"یہ بوتل مجھے دو" ۔اورمیں نے اُس کا ڈھکنا ہٹایااو روہسکی پینے کا ارادہ کیا اور جونہی میں نے اُسے اوپر لانا شروع کیاتو "شو۔او۔و۔و۔۔۔۔"کی آواز آئی اور میں بوتل واپس پکڑا کر پو ری رفتار سے میدا ن کی طرف روتا ہوا بھاگ گیا۔کوئی چیز تھی جو مجھے ایسا نہیں کرنے دیتی تھی۔سمجھے؟میں یہ نہیں کرسکتاکہ میں اچھا تھا۔میں نے اُسے پینے کا ارادہ کرلیاتھا۔لیکن یہ خدا کا عجیب فضل ہے جس نے مجھے اِن کاموں سے باز رکھا۔میں خو د نہیں کرنا چا ہتا تھا لیکن خدا مجھے کرنے سے روکتا رہا ۔

63 بعد میں جب میں تقریباًبائیس سا ل کا ہوگیا تو مجھے ایک اچھی لڑکی مل گئی۔وہ گرجا گھر جانے والی لڑکی تھی اور جرمن لو تھرن گرجا میں جاتی تھی ۔اُسکا خا ندانی نام برم بیچ تھا جو برمبا نام سے نکلا ہوا ہے ۔وہ بڑی اچھی لڑکی تھی ۔وہ سگریٹ یا شراب نہیں پیتی تھی اور نہ ہی ناچ رنگ میں حصہ لیتی تھی ،وہ بہت اچھی لڑکی تھی ۔اُ س کیسا تھ کچھ عرصہ ملاقا ت رہی ،اور میں اُس وقت تقریباًبائیس سال کا تھا ۔میں نے کافی رقم جمع کرکے ایک پرانی فو رڈ گا ڑی خرید لی ۔ہم مل کر تفریح کیلئے جا تے تھے ۔اُس وقت تک کوئی قریبی لوتھرن گرجا نہیں تھا،وہ وہاں ہو رڈ پارک سے آئے تھے۔

64 اور وہا ں پر ۔۔۔۔وہاں ڈاکٹر رائے ڈیوس خا دم تھے جنھوں نے مشنری بپٹسٹ چرچ کے لئے میری مخصو صیت کی

۔ڈاکٹر رائیے ڈیوس نے ہی بھائی اپشا ء کو میرے پاس بھیجا یا میرے بارے میں اُن کے سا تھ بات چیت کی ۔پس وہ فرسٹ بپٹسٹ چرچ نہیں تھابلکہ یہ مشنری بپٹسٹ چرچ کہلاتا تھا جو جیفرسن ویل میں تھا ۔اُس وقت وہ وہاں منادی کرتے تھے ،اور ہم را ت کو گرجا گھر جا تے تھے ۔۔۔اور واپس آجاتے تھے ۔میں نے کلیسیا میں شمولیت نہیں کی تھی ،لیکن میں اُس لڑکی کے سا تھ گرجا گھر چلا جاتا تھا۔کیونکہ اصل مقصد اُس کی ہمراہی تھا۔مجھے پوری دیانتداری سے بیان کرنا چا ہیے ۔

65 اور اُس کے سا تھ جاتے ہوئے ایک دن ۔۔۔وہ بڑے اچھے گھرانے میں سے تھی ۔اور میں نے سو چنا شروع کردیا "دیکھ مجھے اس لڑکی کا وقت ضا ئع نہیں کرنا چا ہیے ۔یہ اچھی بات نہیں ہے کیونکہ وہ بڑی اچھی لڑکی ہے اور میں غریب ہوں ۔۔۔"میرے والد کی صحت گرچکی تھی اور اس طرح کی لڑکی کیلئے روزی کمانے کا میرے پا س کوئی ذریعہ نہ تھا ،جوایک عمدہ گھر میں رہنے کی عادی تھی اور جنکے فرشوں پر چٹا ئیاں بچھی تھیں ۔

66 مجھے یاد ہے جب میں نے پہلی بار چٹائی دیکھی،میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کیا شے ہے۔میں اُس کے باہر باہر سے گذرا ۔میرا خیال تھاکہ میری زندگی کی دیکھی ہوئی یہ خو بصور ت ترین چیز تھی۔"اُنہوں نے اتنی خو بصور ت چیز فرش پر کیوں ڈالی ہے؟" یہ پہلی چٹائی تھی جو میں نے دیکھی تھی ۔میرا خیال ہے کہ اُنہیں "چٹا ئیاں "ہی کہتے ہیں ۔شا ید مجھ سے غلطی ہورہی ہو ۔یہ دھاگے کی بتیاں سی ہوتی ہیں جن کوباہم بُن کر فرش پر ڈال دیاجا تاہے ۔ خو بصورت سبز اور سرخ رنگ کی بڑی بڑی چٹا ئیاں درمیان میں بنائی جاتی تھیں ،یہ بہت خو بصورت چیز تھی ۔

67 مجھے یا د ہے کہ میں نے ذہن میں فیصلہ کرلیا کہ یاتو میں اُسے کہوں گا کہ میرے سا تھ شا دی کرلو ،یا میں اُس سے دور چلا جاؤ ں گا تاکہ کوئی ایسا آدمی اُ س کے ساتھ شا دی کرے جو اُس کیلئے اچھا ثا بت ہو،اُس کے لئے کما سکے۔اور اُس کے ساتھ شفقت کاسلوک کرے،میں بھی اس کا ساتھ شفقت کا سلوک کرسکتا تھا، لیکن میری آمدن بیس سینٹ فی گھنٹہ تھی ۔پس میں اُس کیلئے اتنا زیادہ نہیں کما سکتاتھا۔ہمار اگھرانہ بہت بڑا تھا ،ڈیڈی کی صحت گر چکی تھی ،اور مجھے اُن سب کی کفا لت کرنا تھی ،اس لئے میرے لئے یہ بہت مشکل وقت تھا۔

68 میں نے سوچا "اب میں صرف ایک ہی کام کرسکتا ہوں کہ اُسے بتادوں کہ میں تمہار ا سہارا نہیں بن سکتا ،کیونکہ میں تمہاری زندگی برباد کرنے کیلئے تمہارے متعلق بہت سوچتا رہاہوں او ربہت عرصہ تمہیں بیوقوف بنائے رکھا ہے"۔پھر میں نے سوچا "اگر کوئی اورشخص اُسے سہار ا دے اور اُس کے سا تھ شا دی کرلے ،اُسے پیار ا سا گھر دے ،اور میں اُسے حا صل نہ کر سکوں تو میں صرف اتنا جاننے کی کوشش کروں گا کہ وہ خوشی میں زندگی گزار رہی ہے"۔

اور پھر میں سو چتا"میں اِس طرح اُس سے دستبردار بھی نہیں ہوسکتا"۔یوں میں خوفناک صور تحال سے دوچار تھا۔اور میں بہت دنوں تک اسی طرح سو چ وبچا ر میں رہا ۔پس میں اتنا بزدلی کا شکا ر ہوا کہ اُسے شا دی کیلئے کہہ نہ سکا ۔ہر رات میں اپنا ذہن ں تیار کرتاکہ آج میں اُس سے کہوں گا "۔اور وہ تتلیاں ہوتی ہیں یا کچھ اور جنہیں آپ پکڑتے ہیں ۔۔۔ آپ سب بھائیو ں کو باہر یہ تجربہ حا صل ہوا ہوگا ۔او ر سب سے بڑا مضحکہ خیز احسا س یہ ہوتا تھا کہ میرا چہرہ تپنے لگتاتھا۔میں نہیں جانتا تھا ۔میں اُس سے کہہ نہیں پاتا تھا۔

پس میں اندازہ کرسکتا ہوں کہ آپ حیران ہوں گے کہ پھر میں نے شادی کیسے کرلی ۔کیا آپ جانتے ہیں کیاہوا ؟میں نے خط لکھ کر اُس سے پوچھا۔میں نے صرف "ڈئیر مس " ہی نہیں بلکہ کچھ زیادہ لکھاتھا ،اس میں اپنائیت کا پہلو غالب تھا۔یہ محض ایک معا ہدہ نہیں تھا،میں جتنا اچھا لکھ سکتا تھا میں نے لکھا ۔

69 میں اُس کی ماں سے کچھ خو فزدہ تھا۔اُس کی ماں سخت گیر قسم کی تھی ۔لیکن اُس کاوالد جو ایک ولندیزی تھا ،بڑا نرم خو اور خو ش مزاج تھاآدمی تھا۔وہ ریلوے کے ملازموں کے ادارے کا بانی تھا اوراُن زمانوں میں پانچ سو ڈالر ما ہانہ کماتا تھا ،اور میں جو اُس کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا بیس سینٹ فی گھنٹہ کماتا تھا ۔میں جانتا تھا کہ اس سے کام نہیں چل سکے گا او راُس کی ماں بہت ۔۔۔وہ بڑی اچھی خا تون تھی ۔وہ اعلیٰ طبقے کے لوگو ں سے تعلق رکھنے والی عورت تھی اس لئے میں اُن کی نظر میں کوئی کار آمد شخص نہیں ہوسکتا تھا۔میں تو بالکل ایک گنوار دیہاتی لڑکا تھا ،اور وہ چا ہتی تھیں کہ ہوپ کسی اچھے طبقے کے لڑکے کو اپنائے ،اور میں سمجھتا ہوں کہ اُن کا خیال درست تھا ۔لیکن یہ میں اُس وقت نہ سو چ سکا۔

70 پس میں نے سوچا "میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر ہوگا ۔میں اُس کے ڈیڈی سے نہیں پو چھ سکتا ،اور یقیناًمیں اُس کی ماں سے بھی نہیں پو چھ سکتا ۔اس لئے میں پہلے لڑکی سے پوچھوں گا " ۔پس میں نے ایک خط لکھا ۔اور صبح کا م پر جاتے ہوئے میں نے خط ڈاک کے ڈبے میں ڈال دیا ۔یہ پیر کی صبح تھی اور ہم بدھ کی شام کو گرجا گھر جایاکرتے تھے ۔اتوار کے رو ز میں سارا دن اُسے بتانے کی کو شش کرتارہا کہ میں شا دی کرناچا ہتا ہوں ،لیکن مجھے ہمت ہی نہ ہوئی ۔

پس میں نے خط کو ڈاک کے ڈبے میں ڈال دیا ۔اور اُس روز کام کرتے ہوئے میں نے دل میں سوچا "اگر اُس کی ماں نے خط پکڑ لیا تو ؟ " اوہ،میرے خدا۔اگر اُس کی ماں خط پکڑ لیتی تو میں برباد ہوجاتا کیونکہ وہ مجھے اتنی اہمیت نہیں دیتی تھی ۔یہ سوچ سوچ کر میرے پسینے چھو ٹنے لگے ۔

71 اور اُس بدھ کی رات آئی تو میں سوچ رہاتھا "میں اُدھر کس طرح جاؤں گا ؟اگر خط اُس کی ماں نے دیکھ لیا ہوتو وہ یقیناًمیری خبر لے گی ،اور مجھے امید ہے کہ اُسے خط مل گیا ہو گا "۔میں نے اُس پر ہوپ کا نام لکھا تھا ۔لڑکی کا نام ہوپ

تھا ۔میں نے سوچا تھا کہ میں صرف ہوپ کے نام لکھوں گا "پھر میں سو چنے لگا کہ ہوسکتاہے خط ماں نے نہ دیکھا ہو۔

پس میں نے اسی میں عا فیت سمجھی کہ باہر ٹھہروں اور ہارن بجاکر اُسے بلالوں ۔اوہ میرے خدا اگر کسی لڑکے میں اتنی ہمت بھی نہ ہو کہ لڑکی کے گھر جاکر اُس کے دروازے پر دستک دے سکے اور لڑکی کے بارے میں پو چھ سکے تو وہ باہر رہ کربھی کچھ مقصد حا صل نہیں کرسکتا۔یہ بالکل سچ ہے ۔یہ بڑی بیو قوفی ہے ۔یہ نکما پن ہے ۔

72 پس میں نے اپنی پرانی فو رڈ کو کھڑا کیاجسے میں نے اچھی طرح چمکا رکھا تھا۔میں نے دروازے پر جاکر دستک دی ۔خد ارحم کرے ،اُس کی ماں دروازے پر نمودار ہوئی ۔میں اپنی سا نس کو قابو میں نہ رکھ سکا ،میں نے کہا "مسز برم بیچ ،آپ کے مزاج کیسے ہیں ؟"

اُنہوں نے پوچھا "ولیم تمہار ا حال کیسا ہے ؟"

میں نے دل میں کہا "اوہ ،ولیم ۔۔۔۔"

اُنہوں نے کہا"اندر نہیں آؤ گے ؟"

میں نے کہا "شکریہ"۔میں دروازے سے اندر چلاگیا۔میں نے پوچھا"کیا ہوپ تیار ہوچکی ہے؟"

اور اُسی لمحے ہوپ بھی آگئی ،جو تقریباً سولہ سال کی لڑکی تھی ۔ اور اُس نے کہا "ہیلو بلی "۔

میں نے کہا "ہیلو ہوپ ۔کیا آپ گرجا گھر جانے کیلئے تیا رہو گئی ہیں ؟"

اُس نے کہا "صرف ایک منٹ میں "۔

میں نے سوچا "اوہ خدایا۔اُسے خط نہیں ملا ۔اُسے نہیں ملا۔اچھا ہوا ،اچھاہوا ۔اگر وہ ہوپ کو نہ ملا ہوتو بالکل ٹھیک ہے،کیونکہ وہ اُسے مجھ سے منسوب کرتی "۔یوں میں بہت اچھا محسو س کرنے لگا ۔

73 اورجب میں گرجا گھر پہنچا تو میں سو چتا رہا "اگر خط مل گیا ہوتو پھر کیاہوگا ؟"سمجھے ؟میں کچھ سن نہ سکا کہ ڈاکٹر ڈیوس کیا کہتے رہے ۔میں نے ہوپ کی طرف دیکھا اور سو چا "اگر خط اُسے ملا ہو اور یہاں سے نکلنے کے بعد میں اُس سے پوچھو ں تو وہ مجھے اسکے متعلق کیا بتا ئیگی "۔اور مجھے کچھ سُنائی نہ دے رہا تھا کہ بھائی ڈیوس کیا کہہ رہے ہیں ۔میں نے پھر ہوپ کی طرف دیکھ کر سوچا "میں اسے چھو ڑ دینا گوا را نہیں کرسکتا ۔۔۔۔اورمیں ۔۔۔۔یقیناًکچھ نہ کچھ نتیجہ سا منے آئے گا "۔

عباد ت کے بعد ہم اپنی گا ڑی تک جانے کے لئے گلی میں پیدل چلے آرہے تھے۔چا ند بھی پو ری طرح چمک رہا تھا اور میں نے ہوپ کی طرف دیکھا تو وہ بہت خو بصورت لگی ۔میں نے اُس پر نظر کرکے دل میں سو چا "خدا یا ،میں اسے کیونکر حا صل کرسکوں گا ،مجھے لگتا ہے کہ یہ ممکن نہ ہوگا "۔

74 میں کچھ اور آگے چلا اور ایک بار پھر اُس کی طرف دیکھا ۔میں نے کہا "آج تم کیسا محسوس کررہی ہو ؟"

اُس نے کہا "میں بالکل ٹھیک ہوں "۔

ہم نے پرانی فو رڈ کو روکا اور نیچے اتر پڑے ،اور اُس کے گرد گھو م کر ،کونے کے پاس سے گزرکر اُس کے گھر تک پہنچ گئے ۔میں اُس کے سا تھ دروازے تک چلا جا رہا تھا۔میں نے سوچا "شا ید خط اُسے ملا ہی نہیں ،اس لئے مجھے بھی خط کو بھول جاناچا ہیے ۔مجھے عزت کا ایک اور ہفتہ میسر آ جائے گا "۔یوں میں بہت اچھا محسوس کرنے لگا ۔

اُس نے کہا "بلی"

میں نے کہا "ہاں "۔

اُس نے کہا "مجھے تمہار ا خط مل گیا تھا ؟"میں نے کہا" کیا تمہیں مل گیا تھا ؟"

اُس نے کہا "ہوں "۔وہ چلتی رہی ،اُس نے او ر کچھ نہ کہا ۔

میں نے دل میں کہا "خاتون ،مجھے کچھ تو بتا یا مجھے بھگا دے یا یہ بتا دے کہ تو نے اس کے بارے میں کیاسوچا "۔اور میں نے کہا "کیا تم نے اُسے پڑھا تھا؟"اُس نے کہا "ہوں "۔

عزیزو ،آپ جانتے ہیں کہ کوئی عورت کس طرح تجسس میں ڈالتی ہے ۔میں اس طرح سے نہیں چا ہتا تھا ۔کیا آپ سمجھ رہے ہیں؟البتہ میں نے دل میں سو چا "اب تم کیسے کچھ کہو گے ؟" میں بھی آگے چلتا رہا ۔میں نے کہا "کیا تم نے سا را خط پڑھا تھا ؟"اُس نے کہا۔۔[تیپ پر خا لی جگہ ہے۔۔۔ایڈیٹر]"ہوں "۔

75 ہم تقریباً دروازے کے پا س پہنچ گئے تھے ،میں نے دل میں کہا "لڑکے،اندر مت جانا،کیونکہ وہاں سے بھاگنا تمہارے لئے مشکل ہوجائے گا ،اسلئے مجھے یہیں معلوم کرلینا چاہیے "۔یو ں میں نے انتظار کیا۔

اُس نے کہا"بلی ،میں ایسا کرنا پسند کرونگی ۔میں تمہیں پسند کرتی ہوں "۔خد اُاس کی روح کو برکت دے ،اب و ہ جلال میں جا چکی ہے۔اُس نے کہا "میں تمہیں پسند کرتی ہوں ،اور ہمیں اسکے متعلق اپنے والدین کو بتا دینا چاہیے۔کیاتم

بھی ایسا ہی نہیں سو چتے ؟"

میں نے کہا "پیاری۔غو رسے سنو،اِس ذمہ داری کو آدھا آدھا کرلیں گے ۔اگر تم اپنی امیّ کو بتا سکو تو میں تمہارے ڈیڈی کو بتا دوں گا "۔آغاز ہی سے خطر ناک حصہ اُسے مل گیا۔

اُ س نے کہا "ٹھیک ہے ،لیکن تمہیں پہلے ڈیڈی کو بتا نا ہوگا "۔

میں نے کہا"ٹھیک ہے ،میں اُنہیں اتوار کی شام کو بتا دوں گا "۔

76 اور پھر اتوار کی شام بھی آگئی ،اورہوپ کو گرجا سے اُس کے گھر لے کر آیا۔اُس کا دھیان میری طرف تھا۔میں نے دیکھا تو سا ڑھے نو بج چکے تھے،،اور یہ میرے جانے کا وقت تھا۔چارلی اپنی میز پر بیٹھے کچھ ٹا ئپ کر رہے تھے اور مسز برم بیچ کونے میں بیٹھی کروشیے سے کچھ بُن رہی تھیں ۔آپ کو معلوم ہے کہ کس طرح وہ کنڈیا ں سی چیزو ں میں لگا ئی جاتی ہیں ۔میں نہیں جانتا کہ اسے کیاکہتے ہیں ۔وہ بس اس طرح کا کو ئی کام کررہی تھی ۔ہوپ میری طرف دیکھے جا رہی تھی ۔اُس نے ماتھے پر بَل ڈالتے ہوئے اپنے ڈیڈی کی طرف اشارہ کیا۔اوہ،میرے خدا ۔میں نے سوچا "اگر اُس نے انکا ر کردیا تو ؟"میں نے دروازے کی طرف چلتے ہوئے کہا "اچھا جی ،میرا خیال ہے کہ اب مجھے چلنا چاہیے۔

77 میں دروازے کی طرف چلنے لگا اور وہ مجھے دروازے تک چھوڑنے کے لئے ساتھ چل پڑی ۔وہ ہمیشہ دروازے تک آتی اور مجھے شب بخیر کہتی تھی ۔پس میں دروازے کی طرف چلتا گیااور اُسنے کہا "کیا تم ڈیڈی کو نہیں بتاؤ گے ؟"

میں نے کہا "ہوں ،میں یقیناً کوشش کروں گا لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ میں یہ کروں کیسے "۔

اُس نے کہا "میں واپس چلی جاتی ہوں اور تم اُنہیں باہر بلالو "۔پس وہ واپس چلی گئی اور میں تنہا کھڑا رہا گیا ۔میں نے آواز دیتے ہوئے کہا "چارلی صاحب "۔

اُنہوں نے مُڑ کر کہا "ہاں بِل؟"

میں نے کہا "کیا آپ ایک منٹ میری بات سنیں گے ؟"

اُنہوں نے کہا "یقیناً"۔وہ اپنی میز پر سے اُٹھ گئے ۔مسز برم بیچ نے پہلے اپنے خا وند کی طرف ،پھر ہوپ کی طرف ،اورپھر میری طرف دیکھا ۔

میں نے کہا "کیا آپ پو رچ تک تشریف لائیں گے ؟"

اُنہوں نے کہا "ہا ں ،میں باہر آ جاتا ہوں "۔یوں وہ باہر پو رچ تک آگئے ۔

میں نے کہا "آج بڑی خو بصورت شب ہے ،کیاایسا ہی نہیں ؟"

اُنہوں نے کہا "ہاں ایسے ہی ہے"۔

میں نے کہا "کچھ حد ت بھی ہے "۔

اُنہوں نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا"یقیناًہے"۔

میں نے کہا "میں بڑا سخت کا م کرتاہوں ،حتی کہ میرے ہاتھوں میں چنڈیاں پڑ گئی ہیں "۔

اُنہوں نے کہا "تم اُسے اپنا سکتے ہو"۔اوہ ،میرے خد ا۔"تم اُسے اپنا سکتے ہو"۔

78 میں نے دل میں کہا "یہ تو بہت اچھا ہوا "۔میں نے کہا "چا رلی صا حب ،کیاآپ سچ کہہ رہے ہیں ؟دیکھئے ،میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کی بیٹی ہے ،اورآپ صاحب ثروت ہیں "۔

اُنہوں نے آگے بڑھ کر میرا ہا تھ پکڑلیا اور کہا"سنو بِل ،دو لت ہی انسان کی زندگی میں سب کچھ نہیں ہے "۔

میں نے کہا "چارلی صاحب ،میں صرف بیس سینٹ گھنٹہ کماتا ہوں ،لیکن میں اُسے چا ہتا ہوں اور وہ مجھے پسند کرتی ہے۔چارلی صا حب ،میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اُسے روزی بہم پہنچا نے کے لئے اتنا کا م کروں گا کہ میرے ہاتھوں پر سے یہ چنڈیاں بھی گھس جائیں گی ۔میں آخری حد تک اُس کا وفادار رہوں گا "۔138 اُنہوں نے کہا "مجھے یقین ہے بِل ۔اُنہوں نے کہا "سنو بِل ،میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں ۔تمہیں علم ہونا چاہیے کہ خو شی وخرمی کا انحصار دولت پر نہیں ہے ۔بس اُس کے سا تھ اچھا سلوک کرنا اور میں سمجھتاہوں کہ تم ایساہی کرو گے "۔میں نے کہا "شکریہ چارلی صاحب ۔میں یقیناًایسا ہی کروں گا "۔

اب اپنی ماما کو بتانے کی ہوپ کی با ری تھی ۔میں نہیں جانتا کہ اُس نے یہ کیونکر کیا،البتہ ہماری شادی ہوگئی۔

79 جب ہماری شا دی ہوئی تو ہمارے پاس گھریلو انتظام کے لئے کوئی چیز نہ تھی ۔میرا خیال ہے کہ ہمارے پاس دو یا تین ڈالر تھے ۔ہم نے ایک مکان لے لیا جس کا کرایہ چا ر ڈالر ماہانہ تھا۔یہ چھوٹی سی دو کمروں پر مشتمل جگہ تھی ۔کسی نے ہمیں ایک پرا نا لپٹنے والا پلنگ دے دیا ۔میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے کسی نے ایسا پرا نا لپٹنے والا پلنگ نہیں دیکھا ہوگا کسی نے ہمیں وہ دے دیا تھا۔میں سیئرز اینڈ روبکس والوں سے ایک میز اور چا ر کرسیاں لے آیا ،اُن پررنگ نہیں کیا

گیا تھا تو گھاس کے تنکے استعمال کئے ۔لیکن ہم پھر بھی خو ش تھے ۔ہم ایک دوسرے کو چاہتے تھے او ر یہی ضروری بات تھی ۔اور خدا کے رحم اور بھلا ئی کے باعث ہم دنیا کا سب سے خوش و خرم جو ڑا تھے ۔

میں نے یہ سبق حا صل کیا ہے کہ خوشی و خرمی کا انحصار اس پر نہیں کہ ہمارے پاس دنیا کی کتنی چیزیں ہیں بلکہ اس میں ہے کہ جو حصہ ہم نے پایاہے اُس سے ہم کس قدر مطمئن ہیں ۔

80 کچھ عرصہ کے بعد خدا نیچے آیا اور اُس نے ہمارے چھوٹے سے گھر کو برکت دی ،ہمارے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بِلی پال رکھا گیا۔وہ اِس وقت اِس عبادت میں موجود ہے۔اور اِس کے تھوڑے عر صہ بعد ،یعنی گیا رہ ماہ بعد خدا نے ہمیں اور برکت دی اور ہمارے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کانام شا رون روز رکھاگیا جو "شا رون کا گلاب "سے اخذ کیا گیا تھا ۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے کچھ رقم پس اندا ز کی تھی اور میں چھٹیاں منانے کی نیت سے پا ء پاء جھیل پر مچھلیاں پکڑنے جارہا تھا۔اور واپسی کے راستے میں ----

81 اور اس عر صہ کے دوران ----میں اپنی تبدیلی کا واقعہ چھو ڑ رہا ہوں ۔میری زندگی تبدیل ہوئی اور میری مخصو صیت ڈاکٹر را ئے ڈیوس نے مشنری بپٹسٹ چرچ میں کی ،میں ایک خا دم بن گیا جیفر سن ویل میں ایک گر جا تعمیر کیا جہا ں اب میں خدا کا کلام سُناتا ہوں ۔میں اِس چھوٹی سی کلیسیا کاپادری تھا۔

میں نے سترہ سال اس کلیسیا میں پادری کی حیثیت سے کام کیا اور کبھی ایک پیسہ کسی سے نہ لیا ۔میں لینے پر ایمان نہیں رکھتا ----حتیٰ کہ وہاں چندے کی تھیلی ہی نہ تھی ۔اور جو کچھ دہ یکیاں آتی تھیں اُن کیلئے گرجا گھر کے پچھلی طرف ایک ڈبہ رکھا ہوا تھا جس پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی "جو کچھ تم نے ان چھو ٹوں میں سے کسی ایک کے سا تھ کیا وہ میرے سا تھ ہی کیا"۔ہم نے گرجا کا قرض اسی طرح سے اُتارا ۔ہم نے دس سا ل کیلئے قرضہ لیاتھا لیکن ہم نے دوسال سے بھی کم عرصہ میں ادا کر دیا ۔لیکن میں کسی قسم کا ہدیہ کبھی نہ لیتا تھا۔

میرے پاس چند ڈالر تھے جو میں نے اپنی چھٹیوں پر خرچ کرنے کے لئے بچا ئے تھے ۔ہوپ بھی فا ئن شرٹ فیکٹری میں کا م کرتی تھی ۔وہ بڑی پیاری دوشیزہ تھی ۔اُس کی گور شاید آج بھی برفاب ہو،لیکن وہ اب بھی میرے دل میں جگہ رکھتی ہے ۔مجھے یاد ہے کہ اُس نے میری مدد کرنے کیلئے کتنی محنت کی تاکہ میں اس جھیل پر مچھلیاں پکڑنے جا سکوں ۔

82 جب میں جھیل سے واپس آرہا تھا تو انڈیانا کے مشوا کا اور سا ؤ تھ بینڈ میں کچھ کاروں اور گا ڑیوں کے پیچھے میں نے "صرف یسوع "کے الفا ظ لکھے ہوئے دیکھے ۔میں نے دل میں کہا "صرف یسوع "کے یہ الفا ظ کچھ عجیب لگتے ہیں ۔میں نے اس تحریر پر غور کرنا شروع کردیا۔اور یہ سائیکل ،فو رڈ گا ڑیا ں ،کیڈ لاک وغیرہ جن پر "صرف یسوع "لکھا تھا کہیں جا رہی تھیں ۔میں نے چند ایک کاتعا قب کیا اوروہ ایک بڑے گرجا میں جا پہنچیں ۔اور مجھے پتہ چلا کہ وہ پنتی کا سٹل تھے

میں نے پنتی کاسٹلو ں کا ذکر سن رکھا تھاکہ "وہ تو کوئی جنونی ہوتے ہیں ،جو فرش پر لیٹ جاتے ہیں اور منہ سے کچھ بڑبڑاتے ہیں "اور اس طرح کی باتیں مجھے بتائی گئی تھیں ۔اس لئے میں اس سے کوئی واسطہ نہ رکھنا چاہتا تھا۔

میں نے سب لوگوں کو اندر جاتے دیکھا اور دل میں کہا "میں بھی ضرور اندر جاؤں گا "۔پس میں نے اپنی پرانی فورڈ گا ڑی کھڑی کی اور اندر چلا گیا ،اور وہاں اتنی حمد ہورہی تھی جو آپ نے عمر بھرسُنی ہے ۔اورمجھے پتہ چلا کہ وہاں دو بڑی کلیسیائیں تھیں جو پی اے آف جے سی اور پی اے آف ڈبلیو کہلاتی تھیں ۔ آپ میں سے بہت سے لوگوں کو یہ پرانی تنظیمیں یا د ہوں گی ۔میرا خیال ہے کہ وہ متحدہوکر اب یو نائیٹڈ پنتی کاسٹل کلیسیا کہلاتی ہیں ۔خیر ،میں نے اُن کے کچھ اُستادوں کے پیغام سُنے ۔وہ اُس مقا م پر کھڑے تھے اور یسوع کے بارے میں سکھا رہے تھے اور یہ کہ وہ کتنا عظیم ہے اور اُس کی ہر بات کیسی عظیم ہے ،اور روح القدس کے بپتسمہ کی تعلیم دے رہے تھے ۔میں نے سوچا "یہ کیا بیان کررہے ہیں ؟"

83 اور تھو ڑی دیر کے بعد ایک شخص اچھل کر کھڑا ہوگیا اور غیر زبانیں بولنے لگا ۔میں نے ساری عمر ایسی چیز کا ذکر نہیں سُنا تھا ۔او رایک عورت بھی آنکلی جو پورے زور سے بھاگ رہی تھی ۔پھر وہ سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور بھاگناشروع کردیا ۔میں نے دل میں سوچا "یقیناًیہ لوگ کلیسیا ئی اطوار سے بالکل ناواقف ہیں ،یہ چیخ رہے ہیں اور بلند آواز سے چلا رہے ہیں "۔میں نے دل میں سوچا "یہ کس قسم کاگروہ ہے ؟"لیکن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ میں جتنی زیادہ دیر وہاں بیٹھا رہا اُتنا ہی زیا دہ اسے پسند کرنے لگا ۔یہاں کوئی ایسی چیز تھی جو درحقیقت اچھی تھی ۔میں نے غو ر سے اُنہیں دیکھنا شروع کردیا ۔اور یہ سلسلہ جاری رہا ۔میں نے دل میں کہا "میں کچھ دیر اور اِنہیں برداشت کروں گا ۔میں دروازے کے قریب ہی ہوں ۔اگر کو ئی افرا تفری پیدا ہوئی تو میں دروازے سے بھاگ جاؤں گا ۔میں جانتا ہوں کہ میری کار کس کونے میں کھڑی ہے "۔

84 میں نے دوسرے مبلغین کو بھی سُننا شروع کردیا جن میں علماء بھی تھے اور طلباء بھی ۔ اِس پر میں نے سوچا "یہ اچھی چیز ہے "۔اور پھر رات کے کھانے کا وقت ہوگیا اور اُنہوں نے کہا "سب کھانے کے لئے آ جائیں ۔

میں نے دل میں کہا "ذرا ٹھہر جا ۔میرے پاس گھر جانے کے لئے پو نے دو ڈالر ہیں اور میں ----"تیل ڈلوانے کے لئے

میرے پاس یہی کچھ تھا جس کے ذریعے مجھے گھر پہنچنا تھا ۔میری فو رڈ گا ڑی پرانی تھی ،یہ بہت پرانی گا ڑی تھی ۔یہ متروک نہیں تھی ،یہ اس طرح تھی جیسے یہاں ایک گا ڑی باہر کھڑی ہے ،یہ صرف پرانی تھی ۔میں سمجھتا تھا کہ فو رڈ تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرسکتی ہے ،لیکن بلا شبہ یہ پندرہ میل جانے کا اور پندرہ میل آنے کا سفر تھا ۔کیا آپ سمجھ گئے ،اِن کو جمع کریں تو تیس میل سفر بنتا ہے ۔پس میں نے دل میں سوچا "میرا خیال ہے کہ میں باہر چلا جاتاہوں اور بعد میں ۔۔۔۔"میں رات کی عبادت کے لئے ٹھہر گیا

85 اور پھر اُس نے کہا "تمام خادم لوگ ،خواہ وہ کسی تنظیم سے ہیں ،پلیٹ فا رم پر آجائیں "۔وہاں تقریباً دو سو افراد تھے ،میں پلیٹ فا رم پر چلا گیا ۔پھر اُس نے کہا "اب اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ سب کوکلام سنانے کا موقع دیا جا سکے ۔بس باری باری آکر اپنا نام بتا ئیے اور یہ کہ آپ کہاں سے آئے ہیں "۔

جب میری باری آئی تو میں نے کہا "ولیم برینھم، بپٹسٹ ۔جیفر سن ویل انڈیا نا "۔

میں نے باقی سب کو یوں کہتے سُنا تھا "پنتی کا سٹل ،پنتی کا سٹل،پی اے آف جے سی ۔پی اے آف ڈبلیو ۔۔۔۔۔"

جب میں اٹھ کر گیا تو میں نے دل میں سوچا "میرا خیال ہے کہ میں اِن کے بیچ بد صورت بطخ کے بچے کی طرح ہوں "۔اس لئے میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا ۔

86 اُس روز اُن کے پاس بڑے اچھے نو جوان خادم تھے جنھوں نے بڑے زور دار پیغام دیئے ۔اورپھر اُنھوں نے کہا "آج رات ہمارے لئے پیغام پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں ۔۔۔۔"میرا خیا ل ہے کہ اُنھوں اُس کے لئے "ایلڈر"کا لفظ استعمال کیا ۔وہ اپنے خا دموں کے لئے "ریور نڈ "کی بجائے "ایلڈر " استعمال کرتے تھے ۔اُنھوں نے ایک سیا ہ فام بزرگ شخص کو دعوت دی جس نے پرانے مبلغوں والا کوٹ پہن رکھا تھا ۔میرا خیال ہے کہ آپ میں سے کسی نے پشت کی طرف کبوتر کی دم جیسا کپڑا دیکھا ہوگا جس کیساتھ ویلوٹ کا کالر لگا ہوتا تھا ،اُس کے سر کے گرد سفید بالوں کامحض ایک حلقہ سا باقی تھا ۔اُس بیچا رے بوڑھے آدمی کا اس طرح کا حلیہ تھا ۔وہ جاکر کھڑا ہوا اور اُس نے رُخ بدلا ،اس بزرگ نے ایوب کی کتاب میں سے اس حوالہ کو متن کے طورپر لیا :"تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی

جب صبح کے ستارے مل کرگاتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خو شی سے للکا رتے تھے ؟"

بو ڑھے کو دیکھ کر میں نے سوچا تھا "اِنھوں نے نوجوان خادموں میں سے کسی کو کلام کے لئے کیوں نہیں بلا لیا ؟"جگہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی ۔اور میں سوچ رہا تھا "اِنھوں نے اِس طرح کیوں نہیں کیا ؟"

87 لیکن اُس بزرگ خادم نے یہ بیان کرنے کے بجائے کہ یہاں زمین پر کیا ہورہا ہے ،یہ بیان کیا کہ آسمان پر ہر وقت کیا ہوتا رہتا ہے۔وہ یسوع کو ابتدا میں وقت کے آغاز پر لے گیا اور پھر دوسری آمد میں واپس افقی قوسِ قزاح پر لے آیا ۔میں نے اُس وقت تک کبھی ایسا کلام نہیں سُنا تھا ۔تقریباًاُسی وقت روح اُس پر اُترا ،اُس نے بہت اُونچی چھلانگ لگا کر اپنی ایڑیا ں آپس میں ٹکرائیں ،اپنے کندھے پیچھے پھینکے اور پلیٹ فا رم پر اُچھلتے ہوئے کہنے لگا "آپ لوگوں نے مجھے بولنے کے لئے پو را وقت نہیں دیا "حالانکہ اُسے اِس سے زیادہ وقت ملا تھا جتنا مجھے یہاں ملاہے ۔

میں نے دل میں کہا "اگر یہ چیز اِس بوڑھے کو اِس طرح استعمال کرسکتی ہے، اگر یہ مجھ پر آجائے تو کیا کرے گی ؟"میں نے سوچا "مجھے بھی اِس کی ضرورت ہے "۔جب وہ آرہا تھا تو مجھے اُس پر افسوس ہورہا تھا ۔لیکن جب وہ جارہا تھا تو مجھے اپنے آپ پر افسوس ہو رہا تھا ۔ میں اُسے جاتے ہوئےدیکھے جارہا تھا۔

88 وہ رات میں نے باہر گزاری اور میں نےسوچا"کل میں کسی کو پتہ نہیں چلنے دوں گا کہ میں کون ہوں "۔اُ س رات میں نے جاکر اپنی پتلون کو استری کیا ۔میں نے کھانے کے لئے پرانی روٹی کے ٹکڑے خریدے اور سونے کے لئے مکئی کے کھیتوں میں چلا گیا ۔میں نے ایک سکے کے عوض پورا بنڈل خرید لیا ۔میں ایک نل سے پینے کے لئے پانی بھر لایا۔چو نکہ مجھے علم تھا کہ یہ تھوڑی دیر بعد ختم ہوجائے گا اس لئےمیں نے پانی بھر کر پیا اور پھر روٹی کے ٹکڑے کھا ئے اور اس کے بعد پھر پانی پیا ۔پھر میں نے مکئی کے کھیتوں میں چلا گیا ۔گا ڑی کی دو سیٹیں نکا ل لیں ۔اپنی پتلو ن کو ایک سیٹ پر پھیلایا اور دوسری سیٹ سے دبا کر اُسے اِستری کیا ۔

اُس رات میں تقریباً سا ری رات دعا کرتا رہا ۔میں نے کہا "خدا وند یہ میں کہاں آگیا ہوں ۔میں نے اپنی زندگی میں ایسے مذہبی لوگ نہیں دیکھے "۔اور میں نے کہا "میری مدد کرتا کہ میں جان سکوں کہ یہ سب کیا ہے "۔

89 اور اگلی صبح میں پھر وہاں پہنچ گیا ۔ہمیں ناشتے کی دعوت دی گئی ۔لیکن میں اُن کیساتھ کھانے میں شامل نہ ہوا کیونکہ میرے پاس چند ہ ڈالنے کیلئے کچھ نہ تھا۔میں فوراً واپس چلا گیا ۔اور اگلی صبح وہی ٹکڑے کھا کر میں پھر عبادت میں جابیٹھا ۔وہ ایک ما ئیکرو فون استعمال کرتے تھے اور میں نے پہلے کبھی مائیکرو فون دیکھا نہیں تھا ،اس لئے میں اُس چیز سے خو فزدہ تھا ۔اُس کے ساتھ ایک تار اوپر تھی اور ایک نیچے لٹک رہی تھی،یہ لٹکا نے والے ما ئیک تھے ۔اور اس آدمی نے کہا "کل رات یہاں پلیٹ فارم پر ایک نوجوان بپٹسٹ خادم بیٹھا تھا "۔

میں نے کہا اب میرے کام کرنے کا وقت آگیا ہے "۔

اور اُ س نے کہا "وہ پلیٹ فارم پر سب سے کم عمر خادم تھا ۔اُس کا نام برینھم تھا ۔کیاکسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں

بیٹھا ہے ؟اُسے یہاں آنے کیلئے کہئے ،ہم چا ہتے ہیں کہ وہ آج کے لئے صبح کا پیغام پیش کرے "۔

90 اوہ میرے عزیزو ۔میں نے ایک آدھے با زؤ ں والی شرٹ اور نکمی سی پتلو ن پہن رکھی تھی ۔جبکہ بپٹسٹ لوگ اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ پلیٹ فارم پر جانے کے لئے اچھا سوٹ پہننا چا ہئے ۔میں اپنی جگہ سا کت بیٹھا رہا ۔اور اُ س دَور میں ۔۔۔۔وہ بڑے کنو نشن شمالی علاقوں میں لگا تے تھے کیونکہ اگر جنوبی علاقے میں کنو نشن ہوتا تھا تو سیا ہ فا م لو گ اُس میں شامل نہیں ہوتے تھے ۔اُن کے ہاں سیاہ فا م لوگ بھی موجود تھے ،اور میں جنو بی باشندہ تھا ،میرے کالر کو کلف لگی ہوئی تھی اورمیں سمجھتا تھا کہ میں کسی دوسرے سے بہتر ہوں اور اُس صبح یوں ہوا کہ میرے سا تھ ایک سیا ہ فام بھا ئی بیٹھا ہوا تھا ۔جب میں بیٹھا تو اُس کی طرف دیکھ کر میں نے سو چا کہ "یہ ایک بھائی ہے "۔

اُس نے کہا "کیا کسی کوعلم ہے کہ ولیم برینہم کہاں ہے ؟"میں اپنی کرُسی پر نیچے ہوکرخو د کوچھپانے لگا ۔اُس نے دوسری دفعہ اعلان کرتے ہوئے کہا "کیا باہر کو ئی ایسا آدمی ہے جسے معلوم ہو کہ ولیم برینہم کہاں پر موجود ہے ؟اُسے بتا ئیے کہ ہم اُس سے آج صبح پیغام سننا چا ہتے ہیں ۔وہ جنو بی انڈیانا کا بپٹسٹ خادم ہے "۔

91 میں ساکن بیٹھارہااورچھپنے کیلیےنیچےجھک گیا۔ مجھےکو ئی نہیں جا نتا تھا۔اُس سیاہ فام لڑکے نےمیری طرف دیکھ کرکہا "کیا آپ جا نتے ہیں کہ وہ کہاں ہے ؟"

مجھے جھو ٹ بولنا تھا یا کچھ اور کرنا تھا ۔پس میں نے اُسے کہا"یہاں نیچے ہوجاؤ "۔

اُس نے کہا "بولو ،کیا بات ہے ؟"

میں نے کہا "میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں "۔میں نے کہا "وہ میں ہی ہوں "۔

اُس نے کہا "تو پھر اُٹھ کر وہاں جاؤ "۔

میں نے کہا "دیکھو ،میں نہیں جاسکتا ۔میں نے کتنی خراب پتلون اور آدھے بازوؤں والی شرٹ پہن رکھی ہے ۔میں وہاں نہیں جاسکتا "۔

اُس نے کہا "وہ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ کسی نے لباس کیسا پہن رکھا ہے ۔اُٹھ کر چلے جاؤ"۔

میں نے کہا "نہیں نہیں ۔خا موش رہو ۔اب کچھ نہ کہنا "۔

ایک منٹ کے بعد وہ پھر مائیک پر واپس آیا اور بولا "کیا کسی کو معلوم ہے کہ ولیم برینہم کہاں ہے ؟"

اُس نے کہا "وہ یہاں ہے ۔وہ یہاں ہے "۔اوہ میرے عزیزو ۔آپ جانتے ہیں کہ میں ٹی شرٹ میں ملبوس چھپا بیٹھا تھا ۔

92 اُس نے کہا "تشریف لائیے مسٹر برینہم ۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ پیغام پیش کریں " ۔ اوہ میرے خدا،اِن تمام خا دموں اورتمام لوگوں کے سامنے۔میں پاؤں گھسیٹتا ہواچل پڑا ،میرا چہرہ سرخ ہوگیا اور کانوں کی لوئیں تپنے لگیں ۔میں پلیٹ فارم کی طرف جا رہا تھا،بوسیدہ پتلون اور ٹی شرٹ والا منا د،ایک بپٹسٹ خا دم ما ئیکروفون کے پاس جا رہا تھا جسے اُس نے پہلے دیکھا بھی نہ تھا ۔کیا آپ سمجھ گئے ہیں

میں وہاں جاکر کھڑا ہوا اور میں نے کہا "میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا "۔میں خو فزدہ تھا اور اناڑیوں کی طرح ہاتھ پا ؤں مار رہاتھا ۔میں نے لوقا 16باب کا حوالہ نکالا اور دل میں سو چا "اچھا ،اب ۔۔۔۔" میں نے اِس مضمون پر یوں بات شروع کی "اس نے عا لمِ ارواح میں آنکھیں کھو لیں اور وہ چیخ اُٹھا "۔میں نے منادی شروع کردی ،اور پھر ایسا کرتے ہوئے میں نے بہتر محسوس کیا ۔میں نے کہا "امیر آدمی عالمِ ارواح میں پہنچا اور چیخ اُٹھا "۔اِن تین الفا ظ پر مجھے بہت سے وعظ مل گئے ۔آپ نے مجھے "کیا تو اِس پر ایمان لاتا ہے "اور "چٹا ن سے کہ "کے موضو عات پر بولتے سنا ہے ۔اور میں نے کہا "اور وہ چیخ اُٹھا "۔اور پھر میں نے کہا وہاں کو ئی بچہ نہیں تھا ۔یقیناًبچے جہنم میں نہیں ہوں گے ۔اور وہ پھر چیخ اُٹھا "۔پھر میں نے کہا "وہاں پھو ل نہیں تھے ۔اس پر وہ چیخ اُٹھا ۔وہاں خدا بھی نہیں تھا ۔اس پر وہ چیخ اُٹھا ۔وہاں مسیح نہیں تھا ۔اس پر وہ چیخ اُٹھا "۔پھر میں خو د رو پڑا ۔کسی چیز نے مجھے پکڑ لیا تھا ۔اِس کے بعد میں نہیں جانتا کہ کیا واقع ہوا۔جب میرے حوا س بحال ہوئے تو میں باہر کھڑا تھا ۔وہ لوگ چیخ و پکار کررہے تھے اور رو رہے تھے ،یہ میرے لئے اور باقی سب لوگوں کے لئے ہیبت نا ک وقت تھا۔

93 جب میں وہاں سے باہر نکلا توایک شخص میرے پا س آیا جس نے ٹیکساس کا بڑا سا ہیٹ ،بڑے بڑے بوٹ پہن رکھے تھے ،اُس نے کہا "میں ایلڈ ر فلاں فلاں ہوں "۔وہ خادم تھا جس نے مویشی چرانے والوں کی طرح کے بوٹ اور کپڑے پہن رکھے تھے ۔تب میں نے سوچا "اِس طرح تو میری پتلون اتنی بُری نہیں ہے "۔

اُس نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے پاس ٹیکساس میں آکر بیدا ری لائیں "۔

"جناب ،مجھے یہ ذرا لکھ لینے دیجئے "۔اور میں نے تحریر کرلیا ۔ایک

آدمی ملا جس نے گو لف کے کھلاڑیوں والی پتلون پہن رکھی تھی ،جسے وہ کھیل کے دوران استعمال کرتے ہیں ،آپ جانتے ہیں کہ یہ کیسی بلا ؤز پینٹ ہوتی ہے ۔اُس نے کہا "میں میا می کا ایلڈر فلا ں فلاں ہوں ۔میں چاہتا ہوں کہ آپ۔۔۔۔"

میں نے سوچا "غا لباً لبا س کا اس سے اتنا تعلق نہیں ہے "۔میں نے اُس کی طرف دیکھ کر سوچا "ٹھیک ہے "۔

94 میں نے اِن باتوں کو پلے باندھ لیا اور گھر واپس پہنچ گیا ۔میری بیوی مجھ سے ملی تو کہنے لگی "بلی آپ کس بات پر اتنے خو ش ہیں ؟"

میں فصل کے اعلیٰ ترین پھل سے مِل کر آیا ہوں ۔جو کچھ تم نے اب تک دیکھا ہے یہ سب سے بہتر ہے ۔وہ لوگ اپنے مذہب پر شرمندہ نہیں ہیں "۔ میں نے اُسے اِس کے بارے میں سب کچھ بتایا ۔میں نے کہا "پیاری ،یہی دیکھو ،دعوت ناموں کی کتنی طویل فہرست ہے ۔وہ لوگ ۔۔۔"اُس نے کہا "کیا وہ جنو نی لوگ نہیں ہیں؟"

میں نے کہا "میں نہیں جانتا وہ کس قسم کے لوگ ہیں لیکن وہ ایسی چیز کو حا صل کرچکے ہیں جس کی مجھے ضرورت ہے "۔سمجھے؟میں نے کہا "یہ ایک بات ہے جس کا مجھے یقین ہے ۔میں نے ایک نوے سال کے بوڑھے کو دیکھا ہے جو دوبارہ جوان ہو گیا تھا ۔میں نے اپنی زندگی میں ایسی منادی نہیں سُنی تھی ۔میں نے کسی بپٹسٹ کو اِس طرح کلام سُناتے نہیں دیکھا تھا ۔وہ اتنی دیر تک بولتے رہتے ہیں کہ اُن کا سا نس ختم ہو جاتاہے ۔اُن کے گھٹنے مڑ کر فرش سے جا لگتے ہیں ،لیکن وہ سانس بھر کر پھر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔تو بھی تم دو بلاک کے فا صلے سے انہیں بولتے سن سکو گی ۔میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا نہیں سُنا تھا ۔کیا تم میرے سا تھ وہاں چلو گی ؟"

اس نے کہا "پیا رے جب میں نے تم سے شادی کی ہے تو میں اُس وقت تک تمہارے سا تھ ہی رہوں گی جب تک موت ہمیں جدا نہ کردے ۔میں جاؤں گی ۔اور پھر ہم یہ لوگوں کو بتا ئیں گے "۔

میں نے کہا "ٹھیک ہے ،تم اپنی والدہ کو بتا دو اورمیں اپنی والدہ کو بتا دوں گا "۔میں نے جاکر اپنی والدہ کو بتادیا

۔والدہ نے کہا "ٹھیک ہے بلی ،جس کا م کے لئے خدا وند تمہیں بلاتا ہے تم وہی کرو"۔

95 اور پھر مسز برم بیچ نے مجھے پیغام بھیجا ۔جب میں اُن کے پاس پہنچا تو اُس نے کہا "یہ تم کیا باتیں کرتے پھر رہے ہو "؟

میں نے کہا "اوہ مسز برم بیچ ،آپ میں سے کسی نے کبھی ایسے لوگ نہیں دیکھے "۔

اُنہوں نے کہا "خا موش ،خا موش "۔

میں نے کہا "جی مادام ،میں معذرت چاہتا ہوں "۔

انہوں نے کہا "کیا تم جانتے ہو کہ وہ جنو نیوں کا گروہ ہے ؟"

میں نے کہا "جی نہیں مادام ،میں ایسا نہیں کرسکتا ۔وہ تو بڑے بہترین لوگ ہیں "۔

اُنہوں نے کہا "یہ محض خیال ہے ۔تم سمجھتے ہو کہ میری بیٹی کو ایسی چیز میں کھینچ لے جاؤ گے،یہ بدعت ہے۔وہ اور کچھ نہیں محض کوڑا کرکٹ ہیں جسے دوسری کلیسیاؤں نے باہر پھینک دیا ہے ۔درحقیقت تم میری بیٹی کو ایسی جگہ لے کر نہیں جاؤ گے "۔

میں نے کہا "لیکن مسز برم بیچ ،آپ کو معلوم ہونا چا ہیے کہ میں اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کرتاہوں کہ خدا وند چاہتا ہے میں اُن لوگوں کے پاس جاؤں "۔191 اُنہوں نے کہا "تم اپنی کلیسیا میں واپس جاؤ جب تک وہ تمہارے لئے ایک مکان کا بندوبست کرسکیں ،اور ایسے آدمی کا سا طریقہ اختیار کرو جس میں کچھ عقل ہو۔لیکن تم میری بیٹی کو وہا ں لے کر نہیں جاؤ گے "۔

میں نے کہا "ٹھیک ہے مادام "۔میں مڑا اور باہر نکل آیا ۔

96 اور ہوپ نے رونا شروع کردیا ۔اُس نے باہر آکر کہا "بلی ،امی نے خو اہ کچھ بھی کہا ہے لیکن میں تمہارا سا تھ دوں گی "۔خدا اُسکے دل کو برکت دے ۔میں نے کہا "پیاری،یہ سب ٹھیک ہے "۔

اور میں نے پروگرام ترک کردیا ۔اُس نے اپنی بیٹی کو ایسے لوگوں کے درمیان جانے نہ دیا کیونکہ اُس کے خیال میں "یہ کوڑا کرکٹ سے زیا دہ کچھ نہ تھے "۔اس لئے میں نے اِسے ملتوی کردیا ۔یہ میری زندگی کی بدترین غلطی تھی ،اور بدترین غلطیوں میں سے ایک تھی ۔

97 194#بچو ں کی پیدا ئش کے تھو ڑاعرصہ بعد کا واقعہ ہے ۔1937 ء میں ایک روز سیلا ب آ گیا ۔سیلاب ہمارے علاقے میں آگیا ۔میں اُس وقت گشت پر تھا اور برباد ہوتے ہوئے گھروں سے لوگوں کو نکال کرسیلاب سے باہرلانے کی کوشش کر رہا تھا ۔میری اپنی بیوی بیمار ہوگئی ،اُسے شدید ترین نمونیا ہوگیا تھا ۔اور وہ اُسے باہر لائے ۔۔۔۔باقا عدہ ہسپتا ل لوگوں سے اِس قدر بھراتھا کہ ہم اُسے لے جا نہ سکے اور اُسے سر کاری طبی انتظام کے ایک مقا م پر لے کرگئے جہاں ایک کمرہ تھا ۔اورپھر اُنہوں نے مجھے واپس بلایا ۔میں ہمیشہ دریا کے قریب رہا تھا اور کشتی رانی کا کا فی تجربہ رکھتا تھا ،اس لئے میں لوگوں کو سیلاب سے بچانے کے لئے کوشش کررہا تھا ۔اورپھر میں ۔۔۔۔

98 195#اُنہوں نے مجھے بلا کر کہا "چلغو زہ گلی میں ایک گھر جس کیلئے ہمیں جاناہے ،وہاں ایک ماہ اپنے بچوں کے

ہمراہ پھنسی ہوئی ہے ۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپکی موٹر بوٹ وہاں جاسکتی ہے "۔میں نے کہا "جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں کرونگا "۔

میں لہروں کوچیرتا ہوا وہا ں گیا ۔دریا کا بند ٹو ٹ گیا تھا اور سیلاب نے شہر کا صفایا کر دیا تھا ۔میں اس کیلئے جتنی ہمت کرسکتاتھا کررہا تھا ،اور آخر تنگ گلیوں اور مقامات کے بیچ سے گزرتا گیا ۔اورپھر میں اُس جگہ پہنچ گیا جہاں وہ پرانا چو بارہ تھا ،پا نی اُس میں داخل ہونا شروع ہوگیا تھا ۔میں نے کسی کے چیخنے کی آوازسُنی ،اور ایک ماں مجھے بالائی منزل کے دروازے کے پا س کھڑی دکھائی دی ۔بڑی بڑی لہریں گزرتی جا رہی تھیں ۔میں دوسری طرف جتنی دور تک جا سکتا تھا گیا ،اورپانی کے دھارے میں سے گزر کر اُس گھر کی طرف واپس آیا ۔میں نے کشتی کو عین وقت پر کھڑاکیا اور اُسے دروازے کے ستون کے سا تھ باندھ دیا ۔میں دوڑ کر اندر گیا اور ماں کو سہارا دے کر کشتی پر سوار کرایا ااور اسی طرح اُسکے بچوں کو بھی ۔میں نے کشتی کو کھو لا اور انہیں لے کر واپس چلا ۔میں اُس راستے سے باہر نکلا اور کنارے کی طرف لے کر چلا ۔شہر سے تقریباًڈیڑھ میل دور میں نے اُنکوکنارے پر پہنچا دیا ۔اور جب میں وہا ں پہنچ گیا تو عورت بے دم ہو گئی ۔۔۔۔اُس نے چلانا شروع کردیا "میرا بچہ !میرا بچہ!

99 میں اس کا مطلب یہ سمجھا کہ وہ کو ئی بچہ گھر میں بھو ل آئی تھی ۔ا ف خدایا ۔میں پھر واپس گیا جبکہ باقی لوگ اُس عورت کو سنبھا لنے لگ گئے ۔لیکن بعد میں مجھے پتہ چلا کہ وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ اُس کا بچہ کہاں تھا ۔اُس کا ایک بچہ تین سال کاتھا ،جبکہ میں یہ سمجھا کہ وہ کسی شیر خوار بچے کیلئے پکا ر رہی ہے

۔پس میں پھر اُن کے گھر کی طرف بھا گا ۔اور جب میں کشتی کو ٹھہراکر اندر گیا تو مجھے وہاں کو ئی بچہ نہ ملا ،بیرونی دروازہ ٹو ٹ گیا اور وہ مکان گرگیا ۔میں تیزی سے بھا گا اوراُس ٹکڑے کو پکڑا جو کشتی کے ساتھ تیر رہا تھا ،میں کشتی پر چڑھا اوراُسے کھینچ کر کھو ل دیا۔

100 اور یہ مجھے بڑے دریا کے بہاؤ میں لے گئی ۔رات کے سا ڑھے گیارہ بجے کا عالم تھا اور بارش کے ساتھ اولے اور برف بھی گر رہی تھی ۔میں نے سٹا رٹ کرنے والی ڈوری کو پکڑ کر کھینچا لیکن بو ٹ سٹا رٹ نہ ہوئی ،میں نے پھر کو شش کی اور وہ سٹارٹ نہ ہوئی ،میں نے پھر کو شش کی ۔اگر میں اُس بہاؤ میں اور آگے چلا جاتا تو میرے نیچے آبشار آجاتی ۔میں سر توڑ کو شش کررہاتھا ۔میں نے دل میں کہا "اوہ ،یہ میرے خا تمہ کی گھڑی آگئی ہے ۔ایسا ہی ہے "۔میں نے پھر سر تو ڑ کو شش کی اور کہا "خدا وند ،مجھے اِس طرح نہ مرنے دے"۔ میں نے ڈوری کو پھر کھینچا ،پھر کھینچا ۔

اور اُس نے میری طرف آ کر کہا "اُس گروہ کے متعلق کیا خیال ہے جسے کو ڑا کرکٹ سمجھ کر تو اُس کے پا س نہیں گیا تھا ؟"سمجھے ؟

101 میں نے اپنا ہاتھ دوبارہ کشتی پر رکھا اور کہا "خدا یا مجھ پر رحم کر ۔مجھے میرے بیوی بچوں اور دیگر بیماروں سے یوں جدا نہ ہونے دے ۔مہر بانی فرما "۔میں ڈوری کو بار بار کھینچتا رہا لیکن وہ سٹا رٹ نہ ہوئی ۔میں نیچے گرج سن سکتا تھا ،کیونکہ میں ۔۔۔۔چند منٹ کی دیر تھی اور یہی کچھ ہونا تھا۔اور میں نے کہا "خدا وند ،اگر تو مجھے معاف کردے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر کا م کروں گا"۔میں نے کشتی میں ہی گھٹنے ٹیک لئے ،اور برف میرے چہرے سے ٹکرا رہی تھی ۔میں نے کہا "تو جو کچھ کہے گا میں وہی کروں گا "۔میں نے پھر ڈوری کھینچی اورکشتی کا انجن سٹا رٹ ہوگیا ۔میں نے کشتی کی پوری گیس کھو ل دی اور آخری کنارے پر پہنچ گیا ۔

میں گشتی ٹرک کو تلاش کرنے کے لئے گیا ۔او ر مجھے خیال آیا ۔۔۔۔اُن میں سے کچھ لوگ موجود تھے ،اُنہوں نے بتایا "لگتا ہے حکومت کے سب لو گ چلے گئے "۔میری بیوی اوردونوں بچے اُس میں تھے ۔

102 میں پوری رفتار سے سرکاری عملے کی تلاش میں نکل کھڑ ا ہوا اورپانی تقریباًہر جگہ پندرہ فٹ تک گہرا تھا ۔وہاں ایک میجر موجو د تھا ،میں نے اُس سے پوچھا "میجر صا حب ،ہسپتال کا کیا ہوا ؟"

اُس نے کہا فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ۔کیاآپ کا کوئی عزیز وہاں تھا ؟"

میں نے کہا"جی ہا ں ،ایک بیمار بیوی اوردوبچے "۔

اُس نے کہا "اُن سب کو نکال لیاگیاہے ۔وہ ایک بڑی مال بردار گا ڑی میں ہیں اوراُنہیں چا رلس ٹا ؤن لے جایا جا رہا ہے "۔

میں نے بھا گ کر اپنی کا ر لی ،اپنی کشتی اُس کے پیچھے رکھ لی اوراُس طرف روانہ ہو گیا ۔اور پھر نیچے ڈھائی تین میل چو ڑی ایک کھاڑی آگئی۔ اور میں ساری رات اِس کوشش میں رہا ۔۔۔۔اُن میں سے کسی نے کہا تھا "مال بردار گا ڑی نے تما م نقش قدم مٹا ڈالے ہیں '

خیر،میں نے خو د کو ایک چھو ٹے سے جزیرے میں پایا ،اور تین روز تک وہاں پڑا رہا ۔مجھے یہ سو چنے کے لئے بہت وقت مل گیا تھا کہ وہ کوڑا کرکٹ تھے یا نہیں ۔میرے ذہن سے بار بار ایک خیال ٹکرا رہا تھا "میری بیوی کہاں ہے ؟"

103 آخر میں اُسے تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا جب چند دن بعد میں اُس جزیرے سے نکلا اور اُسے پار کرگیا ۔وہ انڈیانا کے شہر کولمبس میں بپٹسٹ آڈیٹو ریم میں تھی جہاں اُنہوں نے ہسپتال سا قائم کرلیا تھا ،اور مریض سر کاری چارپا

ئیوں پر پڑے تھے ۔میں جتنی تیزی سے دوڑ سکتا تھا اُس کی طرف دوڑتا ہو ا گیا ،میں "ہوپ !ہوپ!"پکا رتا ہوا اُسے تلاش کرنے کی کوشش کررہا تھا ۔میں نے دیکھا کہ وہ ایک چارپائی پر پڑی تھی ،اُسے ٹی بی ہوچکی تھی ۔

اُس نے اپناکمزور سا ہاتھ اُٹھا کر کہا "بلی"۔

میں بھاگ کر اُس کے پاس گیا اور کہا "ہوپ "۔

اُس نے کہا "کیامیں خو فناک دکھا ئی نہیں دے رہی ؟"

میں نے کہا "نہیں ،تم تو بالکل ٹھیک نظر آتی ہو"۔

104 چھ ماہ تک ہم نے محنت وکوشش میں اپنی تمام تو انائیاں صرف کردیں تاکہ اُس کی زندگی بچ سکے لیکن اُس کی حا لت روز بروز ابتر ہوتی چلی گئی ۔ایک دن میں گشت پرتھا اور میراریڈیوچل رہا تھا ۔میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے مجھے ریڈیو کے ذریعے پیغام دیا "ولیم برینہم کے لئے پیغام ہے کہ فوراًہسپتال پہنچیں ،اُن کی بیوی رحلت کرنے والی ہے "۔میں پوری رفتار سے ہسپتال کی روانہ ہوگیا۔میں نے سُرخ بتی اور سائرن آن کرلیاتھا۔اورہسپتال پہنچ کر میں نے گا ڑی روکی اور بھا گتا ہوا اندر گیا ۔ہسپتا ل کے اندر جاتے ہوئے میں نے اپنے بچپن کے ایک دوست کو دیکھا ۔اُس کا نام سا م اڈیئر تھا ،ہم جب لڑکے تھے تو اکٹھے مچھلیاں پکڑا کرتے تھے ۔

یہ وہی ڈا کٹر سام اڈیئر ہیں جن کے بارے میں رویا ملی تھی اور اُن کے کلینک کے بارے میں اُنہیں بتایاگیا تھا ۔اور اُنہوں نے کہا تھا کہ اگر کو ئی رویا پر شک کرتاہو اور وہ اس کے سچا یا جھو ٹا ہونے کی تحقیق کرنا چاہتا ہو تو اُس کو دعوت ہے ۔

105 211#اورپھر وہ اُس جگہ تک آیا ،اُس نے اپناہیٹ اُتا ر کر ہاتھ میں پکڑا ہو اتھا ۔اُس نے میری طرف دیکھا اور رونا شروع کردیا ۔میں اُس کیطرف بھاگ کر گیا اور اُسے اپنے بازوؤں میں لے لیا ۔اور اُس نے مجھے اپنے بازوؤ ں میں لیتے ہوئے کہا "بلی ،وہ اس دنیا سے جارہی ہے ۔مجھے بہت افسوس ہے ۔میں نے اپنی پو ری کوشش کی ہے ۔میں نے سپیشلٹ ڈاکٹر اور ہر چیز مہیا کی "۔

میں نے کہا "سام، یقیناًوہ نہیں مرے گی "۔

اُس نے کہا "مگر وہ جارہی ہے "۔

اُس نے کہا "بلی ،وہاں اندر مت جاؤ "۔

اور میں نے کہا "سام ،مجھے اندر جانا ہوگا "۔

اُس نے کہا "ایسا نہ کرو ۔براہِ مہر بانی ایسا نہ کرو"۔

میں نے کہا "مجھے اندر جانے دو"۔

اُس نے کہا "نہیں تم یہاں باہر ہی ٹھہرو ۔میں اُس کی زندگی کے آخری لمحات میں اُس کے ساتھ قیام کرنا چاہتا ہوں"۔

اُس نے کہا "وہ ہوش میں نہیں ہے "۔

106 میں کمرے کے اندر گیا ۔نرس اُس کے پاس بیٹھی تھی اور وہ بھی رو رہی تھی ،کیونکہ وہ اور ہوپ سکو ل میں اکٹھی پڑھتی تھیں ۔میں نے اُس پر نگا ہ کی اور اُس نے رونا شروع کردیا ،اور وہ ہاتھ اٹھا کر وہاں سے چل دی ۔میں نے اُس کی طرف دیکھا اور اُ س کے ساتھ ہاتھ ملایا ۔

اُس کی حالت یہ ہو گئی تھی کہ وزن ایک سو بیس پو نڈ سے کم ہو کر سا ٹھ پو نڈ رہ گیا تھا۔میں نے اُسے بلایا ۔اور اگر میں سوسال بھی زندہ رہوں تو اس واقعہ کو بھول نہیں سکتا ۔اُس نے پلکیں اُٹھا ئیں اور بڑی بڑی آنکھو ں سے مجھے دیکھا۔وہ مسکرائی اور بولی "

بلی ،تم نے مجھے واپس کیوں بلایا ہے ؟"

میں نے کہا "پیاری ، میرے پا س رقم ہے کہ --- "۔

107 مجھے بہت مشقت کرنا پڑی ۔ہم مقروض ہوگئے تھے ۔ڈا کٹروں کا سینکڑوں ڈالر کا بل تھااور میرے پا س ادا کرنے کو کچھ نہ تھا ۔مجھے مشقت ہی کرناتھی ۔جب وہ اُس حالت میں تھی تو میں دن میں دو یا تین بار اور رات کو بھی اُس کی خبر لیتا تھا۔

میں نے کہا "اِس واپس بلانے سے تمہار اکیا مطلب ہے ؟"

اُس نے کہا "بلی ،تم اس چیز کی منادی کرتے رہے ہو ،اس کی باتیں کرتے رہے ہولیکن تمہیں اس کا کچھ اندازہ نہیں ہے "۔میں نے کہا "تم کس چیزکی بات کررہی ہو ؟"

اُس نے کہا" بہشت کی "۔اُس نے بتایا "دیکھو ،کچھ مرد اور عورتیں جنہوں نے سفید لباس زیب تن کر رکھے تھے

،مجھے میرے گھر کی طرف لیے جارہے تھے ۔میں پرسکون او رمطمئن تھی ۔خو بصو رت پر ندے ایک سے دوسرے درخت پر اُٹھتے بیٹھتے تھے "۔اُس نے کہا "یہ خیال کرنا کہ میں اپنے آپ میں نہیں ہوں ۔بلی میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری خطا کیا ہے "۔اُس نے کہا "نیچے بیٹھ جاؤ "۔میں بیٹھا نہیں بلکہ اُ سکا ہاتھ پکڑ کر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا ۔اُ س نے کہا "کیاتم جانتے ہو کہ ہم نے کہاں غلطی کی ہے ؟"۔میں نے کہا "ہاں ،میں جانتاہوں "۔

اُس نے کہا "ہمیں ماما کی بات نہیں سُننی چا ہیے تھی ۔وہ لوگ درست تھے "۔

اور میں نے کہا "میں یہ جانتا ہوں "۔

ہوپ نے کہا "مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اُن لوگوں کے پاس جاؤ گے ،اس لئے کہ وہ درست ہیں "۔پھر اُس نے کہا"میرے بچوں کی پرورش اُس طریقہ پر کرنا "۔پھر اُس نے کہا "میں تمہیں کچھ بتانا چا ہتی ہوں ۔میں انتقال کرنے جا رہی ہوں لیکن مجھے کچھ خو ف نہیں ہے ۔یہ بہت خو بصو رت ہے "۔اُس نے کہا "مجھے ایک بات نا پسند ہے اوروہ یہ کہ میں تم سے دور جارہی ہوں ۔اور میں جانتی ہوں کہ تمہیں اِن دو بچوں کی پرورش بھی کرنا ہوگی ۔مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اکیلے نہیں رہو گے اور میرے بچوں کی پر ورش انتہائی نگہداشت کے سا تھ کرو گے "۔ ایک اکیس سا لہ ماں کے لئے یہ بڑی سمجھ داری کی بات تھی ۔

میں نے کہا "ہوپ ،میں یہ وعدہ نہیں کرسکتا "۔

اُس نے کہا "براہِ مہر بانی مجھ سے وعدہ کرو "۔اُس نے کہا "میں تمہیں کچھ بتا نا چاہتی ہوں ۔کیا تمہیں وہ بندوق یاد ہے ؟" میں بندوقوں کا بہت شو قین ہوں ۔اور اُس نے کہا "تم اُس دن وہ بندوق خریدنا چاہتے تھے لیکن اُس کی پیشگی ادا کرنے کیلئے تمہارے پا س پو ری رقم نہیں تھی "۔

میں نے کہا "ہاں ،یاد ہے "۔

اُس نے کہا "میں سکے جمع کرکے رقم بچا تی رہی تا کہ تمہیں بندوق خرید کردے سکوں ۔اب جب یہ لمحہ گزر جائے اور تم گھر واپس جا ؤ تو لیٹنے والے پلنگ پر ،کا غذ کے نیچے تلاش کرنا اورتمہیں وہاں رقم پڑی مل جائے گی ۔مجھ سے وعدہ کرو کہ تم وہ بندوق خریدو گے "۔

222#آپ نہیں جانتے کہ جب سکوں کی شکل میں ایک ڈالر پچھتر سینٹ پڑے دیکھے تو میں نے کیسا محسوس کیا۔میں نے بندوق خرید لی ۔

108 پھر اُس نے کہا "کیا تمہیں یا د ہے کہ ایک دفعہ ہمیں فو رٹ وین جانا تھا اور تم میرے لئے جرابیں خر یدنے بازار گئے تھے ؟"

میں نے کہا "ہاں "۔

میں مچھلی کے شکا ر سے واپس آیا تھا،اور ہمیں اُس رات عبادت کرانے کے لئے فو رٹ وین جا نا تھا ۔اُس نے مجھ سے کہا "تمہیں معلو م ہے کہ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ اِن کی دو اقسام ہوتی ہیں ،ایک کو شیفون اور دوسری کو ریان کہتے ہیں "۔ کیا یہ درست ہے؟ریان اورشیفون ۔البتہ ان میں سے شیفون بہتر ہوتی ہے ۔کیا میں نے ٹھیک کہا ؟ اور اُس نے کہا تھا "میرے لئے شیفون کی لمبی ٹا نگو ں والی جرا بیں لانا ،آپ کو علم ہے کہ جرابوں کا بالائی حصہ لمبا ہوتا ہے ؟لیکن میں خو اتین کے لباس سے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا ۔

میں گلی میں چلا جا رہا تھا اورمنہ میں" شیفون،شیفون ،شیفون "دہراتا جا رہا تھا ۔میں "شیفو ن ،شیفون ،شیفون "کہتا اسے یا د رکھنے کی کوشش کررہاتھا ۔کسی نے مجھے مخا طب کیا "ہیلو بلی"۔

میں نے کہا "ہیلو ،ہیلو "۔"شیفون ،شیفون ،شیفون "۔

میں گلی کے کونے پر پہنچا تو آگے سے مسٹر سپون مل گئے ۔اُنہوں نے کہا "ہیلو بلی ۔کیا آپ کوعلم ہے کہ پانی کی سطح اب آخری چبو ترے تک پہنچ گئی ہے ؟"

میں نے کہا "یہ تو کا فی زیادہ ہے ،کیا ٹھیک ہے ؟"

"ہاں "

جب وہ چلا گیا تو میں سو چنے لگا "وہ کیا چیز تھی ؟"میں نام بھو ل چکا تھا ۔

109 مجھے اتنا علم تھا کہ ایک لڑکی تھیلما فو رڈ ایک سٹور پر کام کرتی ہے ۔اور میں جانتا تھا کہ وہ زنانہ جرابیں فر وخت کرتے ہیں۔میں نے کہا

"ہیلو تھیلما "

۔اُس نے کہا "ہیلوبلی ۔آپ کیسے ہیں ؟ہوپ کیسی ہیں ؟"

میں نے کہا 'بالکل ٹھیک ہے "۔پھر میں نے کہا "تھیلما ،میں ہوپ کے لئے ایک جوڑا موزے خریدنا چاہتاہوں "

۔اُس نے کہا "ہوپ تو موزے نہیں پہنتی "۔

میں نے کہا "ہاں محترمہ ،وہ یقیناًنہیں پہنتی "۔

اُس نے کہا "توآپ کا مطلب ہے جرا بیں "۔

میں نے کہا "ہاں ،ہاں ،بالکل "۔میں نے دل میں سوچا "میں نے کتنی جہالت کا مظاہرہ کیاہے "۔

اُ س نے کہا "و ہ کون سی قسم کی چاہتی ہیں ؟"

میں نے کہا "آپ کے پاس کو ن سی قسم ہے؟"

اُس نے کہا "ہمارے پاس ریان ہے "۔

110 مجھے ریان اور شیفون کے فرق کا علم نہ تھا ۔دونوں کی آواز یکساں محسوس ہوتی ہے ۔میں نے کہا "میں وہی لینا چا ہتا ہوں ۔ایک جو ڑا فل سٹائل والا دے دیجئے "۔ یہاں بھی میں نے غلطی کی ۔یہ کیا لفظ ہوتا ہے ؟"فل فیشن "۔

اور میں نے کہا "ایک جوڑا دے دیجئے "۔

اور جب اُس نے جرابیں میرے حوالے کیں تو اُن کی قیمت بیس یا تیس سینٹ تھی ،جو تقریباًآدھی قیمت تھی ۔میں نے کہا "دو جوڑے نکا ل دیں "

سمجھے؟

111 جب میں گھر واپس گیا تو میں نے کہا "ہوپ ،تم جانتی ہوکہ جب تم عورتیں خریداری کرنے کسی دکان پر جاؤ تو کتنا جھگڑا کرتی ہو"۔آپ کوعلم ہے کہ خو اتین کتنا شور کرتی ہیں ۔اور میں نے کہا "لیکن یہ دیکھو ،جتنی قیمت میں تم ایک جو ڑا خرید تی ہو ،میں اُس میں دو جوڑے خرید لایا ہوں ۔یہ میری ذاتی قابلیت ہے ۔تمہیں علم ہونا چاہیے کہ میں نے انہیں تھیلما سے خریدا ہے ۔ شا ید اُس نے یہ مجھے آدھی قیمت میں دے دی ہوں "۔

اُس نے کہا "کیا یہ شیفون کی ہیں ؟"

میں نے کہا" جی ہاں "۔میرے لئے یہ ایک جیسے الفا ظ تھے ۔میں نہیں جانتا تھا کہ ان میں کیا فرق ہے ۔

112 جو اُس نے بتا یا ،اس پر مجھے حیرت ہوئی ،کہ جب وہ فورٹ وین پہنچی تو اُس نے جرابوں کا دوسرا جوڑا خر یداتھا۔اُ س نے کہا "وہ جرابیں میں نے تمہاری والدہ کو دے دی تھیں ،کیونکہ وہ بوڑھی عورتیں پہنتی ہیں "۔پھر اُس نے کہا "میں اسکی معافی چاہتی ہوں "۔

اورمیں نے کہا "ارے ،سب ٹھیک ہے "۔

اُس نے کہا "اب اکیلے مت رہنا "۔وہ نہیں جانتی تھی کہ چند گھنٹے بعد کیا ہونے والا تھا ۔اور میں نے اُسکے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے جب خدا کے فرشتے اُسے لئے جارہے تھے ۔

113 میں گھر چلا گیا ۔میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کروں ۔میں رات کو لیٹا تو میں نے غا لباًکسی چوہے کی آواز پر انہے جنگلے میں سے سُنی جہاں ہم نے کچھ کا غذ ڈالے ہوئے تھے ۔میں نے پاؤں سے دروازے کو بند کیا تو اُ س کے پیچھے ہوپ کا ایک لباس ٹنگا ہوا تھا (او ر وہ اُس مردہ خانے میں پڑی تھی)۔تھو ڑی ہی دیر گزری تھی کہ کسی نے مجھے آواز دی "بلی "۔یہ بھائی فر ینک برو ئیے تھے ۔اُنہوں نے کہا "کیا ،میری بچی ؟"

اُس نے کہا "ہا ں، شا رون روز۔ڈاکٹر وہاں موجود ہے اور اُس نے بتایا ہے کہ بچی کو گردن تو ڑ بخار ہوگیا ہے جو اُسے اپنی ماں سے منتقل ہوا ہے "۔اور بھائی نے کہا "وہ فو ت ہورہی ہے "۔

114 میں کا ر میں بیٹھا اور وہاں پہنچا ۔میری پیاری سی بچی وہاں پڑی تھی ۔وہ اُسے فو راً ہسپتال لے گئے تھے ۔

میں سام سے ملنے کیلئے گیا ۔اُس نے کہا "بلی ،تم اُس کمرے میں نہ جانا ۔تمہیں بلی پال کا خیال کرناہوگا "۔اُس نے کہا "وہ فوت ہو رہی ہے "۔میں نے کہا "ڈا کٹر صا حب ،مجھے اپنی بچی کو دیکھنا ہے "۔

اُس نے کہا"نہیں تم اندر نہیں جاسکتے ۔اُسے گردن توڑ بخار ہے اور یوں تم اُسے بلی پال کو منتقل کردو گے "۔

115 اور میں اُس کے باہر آنے تک انتظار کرتارہا ۔میں اُس کی موت کے انتظار میں کھڑانہیں رہ سکتاتھا ،اور اُس کی ماں نیچے محا فظ کی انتظام میں پڑی تھی ۔میں آپ کو یہ بتارہاہوں کہ ایک گنہگار پر کیسے مشکلات آتی ہیں ۔میں کھسک کر دروازے سے اندر چلا گیا اور جب سام اور نرس باہر آگئے تو میں تہہ خا نے میں چلا گیا ۔یہ ایک چھو ٹا سا ہسپتال تھا ۔وہ ایک الگ تھلگ جگہ پر پڑی تھی اورمکھیاں اُسکی ننھی آنکھوں پر بیٹھی ہوئی تھیں ۔اُنہوں نے مچھروں سے بچا ؤ والی جالی سی اُس کی آنکھوں پر ڈالی ہوئی تھی ۔اُس کی پتلی سی ٹا نگیں اینٹھن کے باعث اوپر نیچے ہو رہی تھی ،اوراُس کے ہاتھ بھی تشنج کے باعث ہل رہے تھے ۔میں نے اُس کی طرف دیکھا ،وہ ابھی ننھی منھی سی بچی تھی ،جس کی عمر کو ئی آٹھ ماہ

کے لگ بھگ تھی ۔

116 اور جب میں گھر آیا کرتا تھاتو اُسکی ماں نے اُسے چھوٹے بچوں کو جیسے کرتے ہیں ،لنگوٹ سا باندھ کر صحن میں ایک جگہ لٹا یا ہوتا تھا۔اورجب میں آکرہارن بجاتا تھا تو وہ میرے پا س آنے کے لئے" غو ں غوں غوں غوں " کرنے لگ جاتی تھی ۔

اور اب میری وہی لختِ جگر مر رہی تھی ۔میں نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا "شیری کیا تم ڈیڈی کو جانتی ہو؟کیا تم اپنے ڈیڈی کو جانتی ہو؟"اور جب اُ سنے دیکھا ،وہ اتنی سخت تکلیف اُٹھا رہی تھی کہ اُسکی خو بصور ت نیلی آنکھو ں میں سے ایک آنکھ ٹیڑھی ہوگئی تھی ۔یوں لگا جیسے میرا دل پھٹ کرباہر آگیاہو۔

میں گھٹنوں کے بلِ جھک گیا،میں نے کہا "خد اوند ،میں نے کیاکیاہے؟کیا میں نے گلیوں کے موڑوں پر منادی نہیں کی ؟جو کچھ میں سمجھتا تھا میں نے کیا ہے ۔اس کو میرے خلاف نہ لے ۔میں نے لوگوں کو کبھی کوڑا کرکٹ نہیں کہا تھا ۔میری ساس نے اُنہیں کو ڑا کرکٹ کہا تھا "۔پھر میں نے کہا "مجھے افسوس ہے کہ یہ سب اس طرح ہوا ۔مجھے معاف کردے ۔میری بچی کو مجھ سے مت چھین "اور جب میں دعا کر رہاتھا تو ایک سیاہ رنگ کی چا در سی نیچے کی طرف آئی ۔میں جان گیا کہ خدا نے انکار کردیا تھا ۔

117 اب میری زندگی کا سخت ترین اور بے وفا ترین وقت تھا ۔جب میں اُٹھا اور اسکی طرف دیکھا تو میں نے دل میں سوچا ۔۔۔۔شیطان نے میرے ذہن میں ڈالا "تیرا مطلب ہے کہ جتنی زیادہ محنت کیسا تھ تو نے منادی کی اور جس طرح تو نے زندگی گزاری اور جب تیری اپنی ہی بیٹی کاوقت آیا ہےتوخدانے تجھےجھٹلا دیا ہے ؟"

میں نے کہا "یہ سچ ہے ۔اگر خدا میری بچی کو نہیں بچا سکتاتو میں ۔۔۔۔"میں رک گیا ۔میں نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ کیا کروں ۔اور پھر میں نے یوں کہا "خداوند ،تو نے یہ بیٹی مجھے دی ،اورتو ہی نے اُسے لے لیا ہے ،خدا وند ہی کا نام مبارک ہو۔اگر تو جان بھی لے لے تو بھی میں تجھ سے محبت کروں گا "۔

اور میں نے اپنا ہاتھ اُس پر رکھ کر کہا "پیا ری بیٹی ،خد ا تجھے برکت دے ۔ڈیڈی تیری پر ورش کر نا چا ہتا تھا ،میں اپنے پورے دل و جان سے تمہاری پر ورش کرناچاہتاتھا ،اس لئے کرنا چاہتا تھا ،اس لئے کر نا چاہتا تھا کہ تم خدا وند سے پیا رکرو ۔لیکن پیاری بیٹی ،فرشتے تمہیں لینے کے لئے آرہے ہیں ۔ڈیڈی تمہارے ننھے جسم کو نیچے لے جائے گا اور تمہاری ماما کے بازؤں میں لٹا دے گا ۔میں تمہیں اُس کے سا تھ دفن کروں گا ۔ڈیڈی کسی روز تم سے ملیں گے ،تم بس اپنی ماما کے ہمراہ میرا انتظار کرنا "۔

118 جب اُس کی ماں انتقال کرنے والی تھی تو اُس نے جو آخری الفا ظ کہے تھے وہ یہ تھے "بل ،تم میدا ن میں ہی ٹھہرنا "۔

میں نے کہا "جب خدا وند آئیگا تب میں اگر میدان ہونگا تو بچوں سے ملوں گا ۔اگر میں زندہ نہ رہا تو میں تمہارے پاس ہی دفن ہونگا ۔اور تم اُس عظیم دروازے کے دہنی طرف کھڑی ہو جانا ،اور جب لوگوں کو اندر آتے ہوئے دیکھو تو تم زور زور سے پکارنا "بل !بل !بل!"جتنی بلند آواز سے ممکن ہو ،میں وہاں تم سے ملونگا "۔تب میں نے اُسے خدا حا فظ کہہ کر رخصت کیا ۔آج میدانِ جنگ میں ہوں ۔یہ واقعہ تقریباً بیس سا ل پہلے کا ہے ۔میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ملاقات کا وقت طے کیا تھا ،میں اُس سے ملنے جاؤنگا ۔

119 ننھی بچی کی فو تگی کے بعد میں اُسے اُٹھا کر لے گیا اور اُس کی ماں کے بازؤں میں اُسے لٹادیااورپھر ہم اُنہیں قبرستان لے گئے ۔میں وہاں کھڑا میتھوڈسٹ خا دم بھائی سمتھ کو سنتارہا جنہوں نےجنا زہ کی عبادت کرائی"تو خاک ہے اور خاک میں لوٹ جائے گا "میں نے سو چا "دل دل سے مل جا ئے گا "۔وہ وہاں سے چلی گئی ۔

اس کے کچھ عرصہ بعد میں معصوم بِلی کو ایک صبح وہا ں لے گیا ۔وہ اُس وقت چھو ٹا بچہ تھا ۔

یہی سبب ہے کہ میں اُ سکے ساتھ چمٹا رہتاہوں اور وہ میرے ساتھ ۔میں اُس کیلئے پا پا بھی تھا اور ماما بھی ۔میں اُسکی بوتل سا تھ لے گیا تھا ۔اُسکے دودھ کو گرم کرنے کیلئےہم رات کو آگ جلانےکا خرچ برداشت نہیں کرسکتےتھے پس میں اُس کی بوتل اپنی کمر کےنیچےرکھ لیتااوراپنے جسم کی گرمی سے اُسے گرم رکھتاتھا ۔

ہم بچپن کے دوستوں کی طرح ایک دوسرے سے چمٹے رہے ہیں اور کسی روز جب میں میدان سے رخصت ہوں گا تو کلام کو اُس کے سپرد کرکے اُس سے کہوں گا "بلی جاؤ ،اِ س کے سا تھ کھڑے رہو"۔کچھ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ میں اُسے ہمیشہ اپنے ساتھ کیوں رکھتاہوں ۔میں اُسے چھو ڑ نہیں سکتا ۔اگرچہ اُس کی شادی بھی ہوگئی ہے لیکن مجھے ابھی تک یاد ہے کہ اُس کی ماں نے کہا تھا "اسے اپنے سا تھ رکھنا "۔اور ہم دوستوں کی طرح ایک دوسرے کے قریب رہے ہیں ۔

120 مجھے یاد ہے کہ شہر میں پھرتے ہوئے اُسکی بو تل میرے بغل میں ہوتی تھی اور وہ رونے لگ جایا کرتا تھا ۔ایک رات وہ پچھلے صحن میں گھوم رہا تھا ۔۔۔۔(اس وقت وہ اُسے لے لینا چاہتی تھی ،وہ اسکی جا ن لینے والی تھی ،آپ جانتے ہیں کہ وہ محض لڑکپن کی عمر میں تھی)اور میں صحن کے پچھلے حصے میں بلوط کے درخت کے پاس چل پھر رہا تھا ۔وہ اپنی ماما

کے لئے رو رہا تھا،اور میرے پاس اُس کی ماما تھی نہیں جس کے پاس میں اُسے لے جاتا ۔اور میں نے اُسے اُٹھا کرکہا "میرے پیارے بچے"۔

اُس نے کہا "ڈیڈی ،میری ماما کہا ں ہے ؟کیا آپ نے اُنہیں زمین میں دبا دیا ہے ؟"میں نے کہا" نہیں پیارے ۔وہ بالکل ٹھیک ہے ،وہ آسمان پر ہیں"۔

121 اُس وقت اُس نے ایک ایسی بات کہی جس نے گو یا میری جا ن نکال لی ۔وہ شام سے رو رہا تھا اور میں کبھی اُسے اپنی کمر پر اُٹھاتا ،کبھی اُٹھا کر کندھے پر بٹھا لیتا اور اُسے پیا ر سے تھپکتا رہا ۔اور اُس نے کہا "ڈیڈی، جائیں اور ماما کو لے کر آئیں "۔

میں نے کہا "میر ی جان ،میں تمہاری ماماکو نہیں لا سکتا ۔یسوع۔۔۔"

اُس نے کہا "یسوع کو کہیں کہ میری ماماکو بھیج دے ۔میں اُنہیں ملنا چا ہتا ہوں"۔

میں نے کہا ،میرے پیارے بچے ،کسی دن میں اور تم اُ س کے پا س جا ئیں گے"۔

اور اُس نے رُک کرکہا "ڈیڈی!"

میں نے کہا "ہاں "بولو ؟"

اُس نے کہا "میں نے ماما کو اوپر اُس بادل میں دیکھا ہے"۔

عزیزو،میری تو جیسے جا ن نکل گئی ۔میں نے سو چا "میں نے ماما کو اوپر اُس بادل میں دیکھاہے"۔میں بالکل بے دم ہو گیا ۔میں نے ننھے بچے کو اپنے سینے سے لگا لیا ،اور اپنا سر جھکا کر دعا میں لگ گیا ۔

122 دن گزرتے گئے ۔میں یہ فراموش نہ کرسکا ۔میں نے کام کرنے کی کو شش کی ۔میں گھر واپس نہ جاسکا ،کیونکہ اب کوئی گھر باقی نہ رہ گیا تھا ۔میں قیام کرناچاہتا تھا ۔ہمارے پاس اُس خستہ فرنیچر کے سوا کچھ نہ تھا،لیکن ہم دونوں نے جو وقت وہاں مل کر گزارا تھا وہ اپنی حیثیت رکھتا تھا ۔یہ ایک گھر تھا ۔

مجھے یا د ہے کہ ایک دن میں سر کاری نو کری کا کا م کررہا تھا ۔مجھے کھمبے پر چڑھ کر ۔۔۔۔یہ صبح سو یرے کا وقت تھا اور سیکنڈری برقی رو کی تا ریں لٹک رہی تھیں ۔میں اس سو لی پر چڑھ گیا ۔(میں اپنی بچی کو بھول نہیں سکا تھا ۔میں نے بیوی کی موت برداشت کر لی تھی ،لیکن اُس بچی کی موت ،وہ تو اُس وقت بہت چھوٹی سی تھی)میں کھمبے پر چڑھا ہوا یہ گیت گا رہا تھا "دُور اُس پہاڑی پر ایک کھر دری سولی کھڑی ہے"۔پر ائمری برقی رو کی تاریں ٹرانسفارمرمیں داخل ہورہی تھیں اورسیکنڈری کی تاریں نکلی ہوئی تھیں ۔اور میں اُس کے اُوپر چڑھا لٹک رہا تھا ۔اورمیں نے نگا ہ کی تو سورج میری پشت کیطرف طلوع ہو رہا تھا ۔میرے ہاتھ باہر کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور صلیب کے نشان کا سایہ پہاڑی کے پہلو پر بن رہا تھا میں نے دل میں کہا "ہاں ،وہ میرے ہی گناہوں کے باعث صلیب پر چڑھا "۔

123 میں نے کہا "پیاری بیٹی شارون ،ڈیڈی تم سے ملنے کے لئے بہت تڑپ رہے ہیں ۔اے میری ننھی منّی بچی ،میں ایک بار پھر تمہیں اپنے بازؤں میں لینا چا ہتا ہوں"۔میں آپے سے باہرہوگیا ۔کئی ہفتے گزر چکے تھے ۔میں نے ربڑ کا دستا نہ اُتار ڈالا۔میرے پاس ہی سے 2300وولٹ بجلی گزر رہی تھی ۔میں نے ربڑ کا دستا نہ اُتار ڈالا ۔میں نے کہا "خدا یا ! میں اس کا م کو پسند نہیں کرتا ۔میں ڈرپوک ہوں ۔لیکن شیری ،ڈیڈی چند منٹ بعد تم سے او ر تمہاری ممی سے ملنے آ رہے ہیں"۔میں نے 2300وولٹ بجلی کوپکڑنے کے لئے دستانہ اُتا رنہ شروع کیا ۔یہ توڑ ۔۔۔۔حتیٰ کہ آدمی کے بدن میں خون کا نام بھی باقی نہیں رہ جاتا ۔اور میں نے اپنا دستانہ اُتا رنا شروع کیا تو کچھ وا قع ہوا۔جب میں ہوش میں آیا تو میں زمین پراس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ منہ پر رکھے رو رہا تھا۔یہ خدا کا فضل تھا،ورنہ میں یہاں شفائیہ عبادت نہ کر ارہا ہوتا ،اس کا مجھے یقین ہے ۔خدا میری نہیں بلکہ اپنی نعمت کی حفا ظت کررہا تھا۔

124 میں گھرکی طرف چل پڑا ۔میں نے اس کام کو خیر باد کہا ،اوزار ایک طرف رکھے اور واپس جا کر کہا "میں اپنے گھر جا رہا ہوں"۔

میں ٹھٹھرے ہوئے گھر میں داخل ہوا اور خط اندر گرا ہوا ملا ۔ہمارا ایک ہی چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں میں چھو ٹی سی چارپا ئی پر سو یا کرتا تھا ،اور سردی اوپر آیا کرتی تھی ،اور ہمار ا چو لہا پرانا سا تھا ۔میں نے خط کو کھول کر دیکھا اور یہ "مس شا رون روز برینہم "کے نام پر میری بیوی کی کرسمس بچت کے اَسّی سینٹ تھے ۔میری پھر وہی حا لت ہوگئی ۔

125 میں گیم وارڈن بھی رہا تھا۔میں اندر گیا اور اپنا پستول ہو لسٹر سے نکال لیا۔میں نے کہا "خد اوند ،میں مزید زندہ نہیں رہ سکتا ۔میں مررہا ہوں ۔میں عذاب میں ہوں"۔میں نے پستول کا گھو ڑا چڑھا دیا اورتا ریک کمرے میں چارپائی پرگھٹنے ٹیک کر پستول اپنے سر سے لگالیا ۔میں نے کہا "اے ہمارے باپ ،تو جو آسمان پر ہے ۔تیرا نام پا ک مانا جائے ۔تیری بادشاہی آئے ۔تیری مرضی ۔۔۔۔"اور یہ کہتے ہوئے میں نے پورے زور سے ٹرا ئیگر دبادیا ۔میں یہ کہہ رہا تھا "تیری مرضی جس طرح آسمان پر پو ری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے "لیکن پستول نہ چلا ۔ میں نے دل میں کہا "

اے خدا ،کیاتو میرے ٹکڑے کر دے گا ؟میں نے کیا کیا ہے ؟حتیٰ کہ تو مجھے مرنے بھی نہیں دے رہا "۔میں نے پستول کو پھینک دیا ،وہ چل گیا اور گو لی کمرے سے باہر نکل گئی ۔میں نے کہا "خدا یا ،میں مرکیوں نہیں جاتا کہ اس عذاب سے نکل جاؤں ؟میں مزید چل نہیں سکتا ۔تو میرے سا تھ کچھ کرنے کا ارادہ رکھتاہے "۔میں اپنی چارپائی پر گر گیا اور رونا شروع کردیا ۔

شاید میں سو گیا تھا ۔میں نہیں جانتا کہ سو گیا تھا یا مجھے کیا ہوا تھا۔

میں نے ہمیشہ مغرب کی طرف جانے اور اُس طرح کا ہیٹ لینے کی کو شش کی ہے ۔میرے باپ نے اپنی جوانی میں گھو ڑوں کے منہ پھرا دیئے تھے اور میں ہمیشہ وہ ہیٹ لینا چا ہتا تھا ۔اورکل بھائی ڈیماس شیکا ر یان میرے لئے مغربی طرز کاہیٹ لے آئے تھے ،یہ میری زندگی کا پہلا اس طرح کا ہیٹ ہے ۔

126 اور میرا خیال ہے کہ میں کسی گھاس کے میدا ن میں سے گزرتا ہو ا یہ گیت گا رہا تھا"ایک ویگن کا پہیہ ٹو ٹ گیا ہے اور اس پر "برائے فروخت "لکھاہوا ہے "اور جب میں آگے چلا جا رہا تھا تو میں نے ایک پرانی سی چھت والی ویگن دیکھی ،جو پرانی گھاس کے میدان والی گاڑی دکھائی دیتی تھی ،او ر اس کا پہیہ ٹو ٹا ہو ا تھا ۔بلاشبہ یہ میرے ٹو ٹے ہوئے خا ندان کی علامت تھی ۔اور جب میں قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک خو بصورت نوجوان لڑکی کھڑی تھی جس کی عمر بیس سال کے لگ بھگ تھی ،اس کے بال سفید ،آنکھیں نیلی اوروہ سفید پو شاک میں ملبوس تھی ۔میں نے اسکی طرف دیکھ کر پو چھا "آپ کے مزاج کیسے ہیں ؟"میں آگے چلتا رہا ۔اُس نے کہا "ہیلو ڈیڈ "۔

میں رُک گیا اور کہا "ڈیڈ ؟کیوں ،مس صا حبہ ،میں آپ کا ڈیڈ کیو نکر ہوسکتا ہوں جبکہ میری اور آپ کی عمر برابر ہے ؟"

اُس نے کہا "ڈیڈی آپ کو بالکل معلوم نہیں ہے کہ آپ اس وقت کہاں ہیں "۔

میں نے کہا "کیا مطلب ہے آپ کا ؟"

اُس نے کہا "یہ بہشت ہے ۔زمین پر میں آپکی چھو ٹی سی بیٹی شارون تھی "۔

کہا "میری پیاری بیٹی ،اُس وقت تو تم چھو ٹی سی بچی تھیں "۔

اُس نے کہا"ڈیڈی ،ننھے بچے یہاں ننھے بچے نہیں رہتے ،وہ غیر فانی ہوتے ہیں ۔نہ وہ اس سے بڑے ہوتے ہیں نہ بوڑھے "۔

میں نے کہا شا رون بیٹی ،تم تو کتنی خو بصورت جوان عورت بن گئی ہو"۔

اُ س نے کہا "ماما آپ کاانتظار کررہی ہیں "۔

میں نے پو چھا "کہاں پر ؟"اُس نے کہا "اوپر آپ کے نئے گھر میں "۔

اور میں نے کہا "نیا گھر ؟"برینہم تو خا نہ بدوش ہوتے ہیں ،اُن کے گھر وغیرہ نہیں ہوتے ۔میں نے کہا "پیاری بیٹی ،میرا توکبھی کو ئی گھر ہی نہ تھا "۔

اُس نے کہا "لیکن ڈیڈی ،یہاں آپ کو گھر مل گیا ہے "۔میں بچہ بننا نہیں چا ہتا ،لیکن میرے لئے ایک حقیقت ہے ۔[بھائی برینہم رو پڑتے ہیں ۔۔۔۔ایڈیٹر]جب میں اس پر سو چنا شروع کرتا ہوں تو یہ سب کچھ واپس آجا تا ہے ۔اُس نے کہا "ڈیڈی ،آپ کو یہاں گھر مل گیا ہے "۔میں جانتاہوں کہ وہاں میرے لئے گھر تیار ہے ،کسی روز میں اُس میں پہنچوں گا ۔اُس نے کہا "میرے بھائی، بلی پال کہاں ہے ؟"

میں نے کہا "میں نے چند منٹ پہلے اُسے مسز بروئے کے پاس چھو ڑاتھا "۔اُس نے کہا "والدہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں"۔

127 اورمیں نے مڑ کر نگا ہ کی تو وہاں بہت بڑے محل تھے اور خدا کا جلا ل اُن کے چو گرد جلوہ گر تھا ۔اور میں نے فرشتوں کی سی ایک جماعت کو یہ گا تے سنا "میرا گھر ،پیا ر ا گھر "میں لمبے لمبے ڈگ بھرنے اور پو رے زور سے دوڑنے لگا ۔اور جب میں دروازے پرپہنچا تو ہو پ سفید پو شا ک پہنے وہاں کھڑی تھی ،سیا ہ لمبے بال اُس کی پشت پر لٹک رہے تھے ۔اُس نے اپنے بازو اُٹھائے ۔میں جب تھکا ہار اکام سے واپس آتا تھا تو وہ ہمیشہ اسی طرح کرتی تھی ۔میں نے اُس کے ہاتھ تھام لئے اور کہا"میں نے شارون کو اُدھر دیکھاتھا "۔وہ بڑی خو بصورت لڑکی بن گئی ہے ۔کیا ایسا ہی نہیں ؟"

اُس نے کہا "ہاں بِل " ۔اُس نے اپنے بازو پھیلا کر میرے کندھے تھام لئے اور مجھے تھپکتے ہوئے کہا "آپ میرے اور شارون کے متعلق فکر مند ہونا چھوڑ دیں "۔میں نے کہا "یہ میرے بس میں نہیں ہے "۔

اُس نے کہا "اب شارون اور میں تمہاری نسبت زیادہ بہتر ہیں ۔اب مزید ہمارے متعلق پر یشا ن ہونا چھوڑ دیں ۔کیا آپ مجھ سے وعدہ کرتے ہیں ؟"

میں نے کہا "ہوپ ،میں تمہا رے اور شا رون کے بغیر خو د کو تنہا محسوس کرتا ہوں ،اور بلی ہر وقت تمہارے لئے روتا

رہتا ہے ۔میں نہیں سمجھتا کہ اُس کا کیا کروں "۔

اُس نے کہا "سب ٹھیک ہوجائیے گا بِل ۔بس آپ وعدہ کریں کہ آپ مزید فکر نہیں کریں گے "۔اوراُس نے کہا "کیا آپ بیٹھیں گے نہیں ؟"اور میں نے نظر دوڑائی اور ایک بڑی سی کرسی موجود تھی ۔

128 مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک کرسی خریدنے کی کوشش کی تھی ۔اب میں پیغام ختم کرنے کی طرف آرہا ہوں ۔ایک دفعہ میں نے کرسی خریدنے کی کوشش کی تھی ۔ہمارے پاس وہ پرانی لکڑی کے پیندے والی کرسیاں کھانے کے سیٹ کے طور پر تھیں ۔ہمارے پاس بس وہی کرسیاں تھیں جنہیں ہم استعمال کرتے تھے ۔ہمیں وہ کرسی خریدنا تھی جس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جا تے ہیں ۔۔۔۔میں نام بھول گیا ہوں کہ آرام کرنے والی کرسی کو کیا کہتے ہیں ۔اُ سکی قیمت سترہ ڈالر تھی جس کی پیشگی ادائیگی تین ڈالر تھی اور پھر ایک ڈالر فی ہفتہ جمع کرانا تھے ۔ہم نے ایک کرسی لے لی ۔اور پھر جب کام سے فارغ ہوکر اور آدھی رات تک بازاروں میں اور جہاں جہاں ممکن ہوتا منادی کرکے واپس آتا ۔

اور ۔۔۔اور ایک دن مجھ سے رقم ادا نہ ہوسکی ۔کئی دن گزر گئے اور ہم سے بندوبست نہ ہوسکا ،آخر وہ ایک دن آئے اور کرسی اُٹھا کرلے گئے ۔وہ رات مجھے کبھی نہیں بھول سکتی ،اُس نے میرے لئے چیری کی کچوریاں تلی ہوئی تھیں ۔وہ بیچاری جانتی تھی کہ مجھے بے حد ما یوسی کا احساس ہوگا ۔اورکھانے کے بعد میں نے کہا "آج رات کے بارے میں تم کیسا محسوس کررہی ہو ؟"

اور اُس نے کہا "میں نے ہمسا یوں کے لڑکوں سے کہا تھا کہ تمہارے لئے مچھلیوں کے شکا ر کے لئے کینچوے نکال لائیں ۔کیا تم پسند نہیں کرو گے کہ ہم تھوڑی دیر دریاپر چل کر مچھلیاں پکڑ لیں ؟"میں نے کہا "ہاں ،مگر۔۔۔۔"

129 اوراُس نے رونا شروع کردیا ۔میں جانتا تھا کہ کچھ مسئلہ ہے ۔مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کیونکہ اُنہوں نے ایک نوٹس بھیجا تھا کہ وہ کرسی لے جائیں گے ۔ہم ہفتہ وار ایک ڈالر ادا نہیں کرسکتے تھے ۔ہم سے یہ خرچ پو را نہیں ہوسکا تھا ۔اُس نے مجھے اپنے بازؤں کے حلقے میں لے لیا اور جب میں دروازے پر پہنچا تو میری کرسی جا چکی تھی ۔

وہاں پر اُس نے مجھے یاد دلاتے ہوئے کہا "بِل کیا تمہیں وہ کرسی یاد ہے ؟"

اُس نے کہا "تم جو کچھ سو چتے تھے کیا وہ یہی کچھ نہ تھا ؟"

میں نے کہا "ہاں بالکل "۔اُ س نے کہا "

وہ اِس کرسی کو نہ لے جاسکیں گے ۔اِس کی قیمت ادا ہوچکی ہے "۔اُس نے کہا "تھو ڑی دیر بیٹھ جائیے ،میں آپ سے باتیں کرنا چاہتی ہوں "۔

میں نے کہا "پیاری ،یہ سب کچھ میری سمجھ میں نہیں آرہا"۔

اور اُس نے جواب دیا "وعدہ کرو بِلی ،مجھ سے وعدہ کرو کہ آپ آئندہ فکر مند نہیں ہوں گے ۔اب آپ واپس جارہے ہیں "۔اور پھر کہا "وعدہ کریں کہ آپ اب فکر نہیں کریں گے "۔

میں نے کہا "ہوپ،یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا "۔

130 پھر میں ہوش میں آگیااور کمرہ تاریک تھا ۔میں نے ارد گرد دیکھا ،میں اُس کے بازو کا لمس محسوس کررہا تھا ۔میں نے کہا "ہوپ ،کیا تم کمرے میں موجود ہو ؟"

اُس نے مجھے تھپکنا شروع کردیا ۔اُ سنے کہا "بِل کیا آپ مجھ سے وعدہ کررہے ہیں ؟وعدہ کریں کہ اب آپ فکر مند نہیں ہوں گے "۔

میں نے کہا "میں وعدہ کرتا ہوں "۔

اور پھر وہ تین تھپکیاں دے کر غا ئب ہوگئی ۔میں اچھل کر کھڑا ہو گیا اور بتی جلائی ،ہرطرف دیکھا،لیکن وہ جاچکی تھی ۔لیکن وہ صرف کمرے سے باہر چلی گئی تھی ۔لیکن وہ مردہ نہیں ہے ،وہ اب بھی زندہ ہے ۔وہ ایک مسیحی خاتون تھی ۔

131 کچھ عرصہ بعد ،میں اوربِلی ایسٹر کی صبح اُس کی ماں اور بہن کیلئے پھول چڑھانے قبرستان گئے ،اور ہم رُک گئے ۔معصوم بچے نے رونا شروع کردیا اور بولا "ڈیڈی ،میری ممی یہاں پر ہیں"۔

میں نے کہا" نہیں میرے پیارے ۔وہ یہاں نہیں ہے ۔تمہاری بہن بھی یہاں نہیں ہے ۔ہمارے پاس یہاں ڈھکی ہوئی قبر ہے ،لیکن دور سمندر پار ایک کھلی ہوئی قبر ہے جس میں سے یسوع جی اُٹھا ۔کسی روز وہ آئیگا اور تمہاری بہن اور ماما کو ساتھ لائیگا "۔

عزیزو ،آج میں میدا ن جنگ میں ہوں ۔میں اب اورکچھ نہیں بتا سکتا ۔[بھائی برینہم روپڑتے ہیں۔۔۔۔ایڈیٹر]خدا آپ کو برکت دے ۔آئیے کچھ دیراپنےسروں کوجھکا ئیں ۔

132 اے خدا وند، مجھے یقین ہے کہ بہت دفعہ لو گ سمجھ نہیں پاتے جب وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ چیزیں آسانی سے

آجاتی ہیں ۔لیکن ایک عظیم دن آرہا ہے جب یسوع آئے گا اور یہ تمام غم واندوہ کا فور ہوجائیں گے ۔ آسمانی باپ ،میں دعا کرتاہوں کہ تو ہماری مدد فرماکہ ہم تیار ہوسکیں ۔

اُس صبح ہوپ کو چوم کر میں نے اُ س کے ساتھ یہی آخری وعدہ کیا تھا کہ اُس عظیم روز میں اُ س سے ملوں گا ۔مجھے یقین ہے کہ وہ اُس ستون کے پاس کھڑی میرا نام پکار رہی ہو گی ۔میں نے وعدہ کو نبھانے کی اب تک پو ری کوشش کی ہے خدا وند ،پوری دنیا میں تمام قسم کے مقا مات پر میں نے انجیل کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔بڑھاپے اور تھکاوٹ نے اب میرے حو صلہ کو پست کردیا ہے ۔اب کسی رو ز میں بائبل کو آخری بار بند کروں گا ۔میرے خدا مجھے اس وعدہ پر قائم رکھ ۔تیرا فضل میرے چوگرد موجود ہے ۔میں اس زندگی کی چیزوں کو نہ دیکھوں بلکہ آنے والی چیزوں کی خاطر زندہ رہوں ۔دیانت دار رہنے میں میری مدد کر ۔جب میرے مسیح نے دکھ اُٹھا کر جان دی تھی تو میں آرام کے لئے پھولوں کی مسہری کی نہیں کرسکتا ۔باقی تمام نے بھی اِسی طرح جان دی تھی ۔میں کسی طرح کے آرام کی چیزیں نہیں مانگ رہا ۔خدا وند ،مجھے پوری طرح دیانتدار اور وفا دار بنا ۔بخش دے کہ لوگ مجھ سے محبت کریں تاکہ میں تیری طرف اُن کی راہنمائی کرسکوں ۔اور جب ایک دن یہ سب کچھ ختم ہو جائے اور ہم سدا بہار درختوں کے نیچے اکٹھے ہوں ،تو میں ہوپ کا ہاتھ پکڑ کر ملکوتی ہیکل کے لوگ اور تمام دوسری چیزیں دکھانے کیلئے لے جانا چاہتا ہوں ۔تب یہ بڑا عظیم وقت ہو گا ۔

میں دعا کرتاہوں کہ تیری رحمتیں ہم سب پر ٹھہریں رہیں ۔اور جو یہاں ہیں شاید وہ کبھی تجھ سے واقف بھی نہ ہوئے ہوں ۔اور شاید کسی کا عزیز سمندر پا ر وہاں ہو ۔اگر اُنہوں نے اب تک اپناوعدہ پورا نہ کیا ہو ،تو خدا وند بخش دے کہ وہ اب ایسا کریں ۔

133 جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں ،تو آج سہ پہراس اتنے بڑے سماعت خانہ میں کتنے لوگ ہیں جوکہیں گے "بھائی برینھم ،میں بھی اپنے عزیزوں سے ملناچاہتا ہوں ۔میرے کچھ عزیز دریاکے پار موجود ہیں ؟" شا ید آپ نے وعدہ کیا ہو کہ آپ اُن سے ملیں گے ،شاید اُس روز جب آپنے قبرپر اپنی والدہ کو خدا حافظ کہاتھا ،شاید جب آپ نے چھوٹی بہن کو ،یا والد کو ،یا کسی اور کو قبر پر خدا حا فظ کہاتھا،تو آپ نے اُن سے ملنے کا وعدہ کیا ہو،لیکن ابھی تک اِس کی تیار ی نہ کی ہو ۔کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ اب اس تیاری کیلئے بہترین موقع ہے ؟

میں رو دینے پر معذرت چاہتاہوں ۔لیکن میرے عزیزو ،آپ محسوس نہیں کرتے ۔ آپ نہیں جانتے کہ قربانی کیا ہے ۔یہ تو زندگی کی کہانی کا ایک لفظ بھی نہیں ہے ۔

134 آپ میں سے کتنے ہیں جو اٹھیں گے اور دعا کیلئے یہاں آکر کہیں گے "میں اپنے پیاروں سے ملنا چاہتا ہوں "؟سا معین میں سے اُٹھ کریہاں آئیے ۔کیاآپ ایسا کریں گے ؟اگر کسی نے یہ تیاری نہیں کی ہے ۔جناب خدا آپ کو برکت دے ۔میں ایک عمر رسیدہ سیا ہ فام شخص کو باہر آتے دیکھ رہا ہوں ،اور لوگ بھی آرہے ہیں ۔جو لوگ بالکونیوں میں بیٹھے ہیں اپنی جگہوں سے ہلیں اور نشستوں کے درمیانی راستے میں آ جائیں ۔یا جو چا ہتے ہیں کہ اُنہیں دعا میں یاد رکھا جائے ،اُٹھ کر کھڑے ہوجائیے ۔یہ اچھی بات ہے ۔سب کھڑے ہوجائیں جو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ "میرے والد وہاں پر ہیں ،میری والدہ یا کوئی اور پیارا وہاں پر موجود ہے ۔میں اُن سے ملنے کے لئے جانا چاہتاہوں ۔میں سلامتی میں اُ س سے ملنا چاہتاہوں "۔کیاآپ اُٹھیں گے ،آپ سا معین کے درمیان جہاں بھی ہیں۔کھڑے ہو جا ئیے ۔اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر کہئے "میں قبول کرناچاہتاہوں "۔

135 خاتون ،خدا آپ کو برکت دے ۔خداپیچھے کھڑے ہوئے شخص کو برکت دے ۔اور جو وہاں ہے خدا اُسے برکت دے ۔جناب آپ جو یہاں ہیں خدا آپکو برکت دے ۔یہ درست ہے ۔جو بالکونی میں ہیں خدا اُن کو برکت دے ۔دعا کے الفاظ اداکرنے کے لئے کھڑے ہو جائیے ،آپ جہاں بھی ہیں ،جبکہ روح القدس یہاں موجود ہے اور ہمارے دلوں کوشکستہ کرنے کیلئے اُن پر جنبش کر رہاہے ۔

آپ جانتے ہیں کہ اب کلیسیا کے دلوں کے ٹو ٹنے کی ضرورت ہے ۔ہمیں کمہار کے گھر جانے کی ضرورت ہے ۔ہمارا خود سا ختہ علمِ الہٰیات کبھی کبھی کا م نہیں دیتا ۔ہمیں پرانے طریقہ پر دلوں پر چوٹ کھانے ،دل سے توبہ کرنے ،اور پختگی سے خدا کی طرف مائل ہونے کی ضرورت ہے ۔کیا اتنے ہی لوگ کھڑے ہونے کو تیار ہیں ؟آئیے پھر دعا کے لئے اپنے سروں کو جھکائیں ۔

136 اے خدا وند ،تو جس نے یسوع کو مُردوں میں سے زندہ کر دیا تاکہ ہمیں ایمان لانے سے راستباز ٹھہرائے ۔خدا وند میری دعاہے کہ جتنے لوگ اس وقت تجھے قبول کرنے کیلئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے ہیں ،انہیں معافی مل جائے ۔اور میں دعا کرتاہوں کہ وہ تجھے اپنا نجات دہندہ اور بادشاہ اورمحبوب قبول کریں ۔اور شاید کسی کا والد یا والدہ دریا کے پا ر موجود ہو۔ایک بات جو یقینی ہے وہ یہ ہے کہ اُ ن کا ایک نجات دہندہ ہے ۔بخش دے کہ اُن کے گناہ معاف کیے جائیں اوراُن کی نافرمانی اتر جائے ،اُن کی روحیں برّے کے خو ن سے دھل جائیں ،اور آج سے لے کر وہ سلامتی میں زندگی بسر کریں ۔

اور کسی جلالی دن جب یہ سب کچھ ختم ہوجائے گا ،بخش دے کہ ہم تیرے گھر میں جمع ہوں ،اور غیر پراگندہ خا ندانوں کی صورت میں اپنے عزیزوں سے ملیں جو دوسری طرف انتظار کررہے ہیں ۔ہم اس کے سا تھ اُنہیں تیر ے سپرد کرتے

ہیں "جس کا دل خدا کے ساتھ ٹھہر چکا ہے اُسے تو کامل سلامتی میں رکھے گا "۔خداوند ،یہ بخش دے ۔ہم اِنہیں تیرے بیٹے خدا وند یسوع کے نام میں تیرے سپرد کرتے ہیں ۔ آمین ۔

137 خدا آپ کو برکت دے ۔مجھے یقین ہے کہ کارکنوں نے دیکھ لیاہے کہ آپ کہاں کھڑے ہیں ،اور وہ چند منٹ میں آپ کے پاس پہنچ جائیں گے ۔

اور اب وہ لوگ جنہوں نے دعائیہ کارڈ لینے ہیں ۔بلی ،جین اورلیو کہاں ہیں ؟کیا وہ پیچھے موجود ہیں ؟وہ چند منٹ میں کارڈتقسیم کرنے کیلئے موجود ہیں ۔بھائی دعا کے ساتھ لوگوں کو رخصت کریں گے اور دعا ئیہ کارڈ بانٹے جائیں گے ۔۔ڑی دیر بعد بیماروں کیلئے دعا کرنے کو واپس آرہے ہیں ۔ٹھیک ہے بھائی ----؟----